ماہِ شعبان المعظم
کی فضیلت

تالیف
خادمِ دینِ اسلام
مُنیر احمد یُوسفی (ایم۔اے)
مدیر اعلیٰ ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور

ملنے کا پتا
جامع مسجد نگینہ
977-A بلاک B-III گجرپورہ (چائنہ) سکیم لاہور
042-36880027-28,0300-4274936

جملہ حقوق بحق مؤلّف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	''ماہ شعبان المعظم کی فضیلت''
مؤلّف	:	منیر احمد یوسفی (ایم-اے)
		مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور-
پروگرامنگ	:	محمد عثمان علی یوسفی
کمپوزر و ڈیزائنر	:	حافظ محمد عظیم احمد یوسفی، زبیر بٹ یوسفی
کمپوزنگ	:	ابوبکر کمپوٹر سینٹر 042-36880027-28
پروف ریڈنگ	:	علامہ مولانا مفتی حافظ صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی، علامہ مولانا مفتی حافظ محمد رضوان انور یوسفی، علامہ مولانا محمد شفقت یوسفی
پہلی مرتبہ	:	(۱۱۰۰) اگست ۲۰۰۷ء بمطابق شعبان المعظم ۱۴۲۸ھ
دوسری مرتبہ	:	(۲۰۰۰) مئی ۲۰۱۲ء بمطابق شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ
تیسری مرتبہ	:	(۳۰۰۰) مئی ۲۰۱۴ء بمطابق رجب المرجب ۱۴۳۵ھ
ہدیہ	:	۸۰ روپے
ناشرین	:	صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی (M.C.S)
		صاحبزادہ مفتی حافظ خلیل احمد یوسفی
		صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی

ویب سائٹ ایڈریس www.seedharastah.com
ای۔میل ایڈریس info@seedharastah.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	نام مضامین	صفحہ نمبر
۱	جملہ حقوق۔	۲
۲	فہرست مضامین۔	۳
۳	انتساب۔	۵
۴	بہ فیضانِ نظر۔	۶
۵	پیشِ لفظ۔	۷
۶	ماہ شعبان المعظم کی فضیلت۔	۹
۷	شعبان المعظم کا بیان۔	۱۱
۸	برگزیدہ اور مقبول۔	۱۳
۹	حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔	۱۷
۱۰	امیری۔	۲۰
۱۱	امیری میں مال کی قدر اور خرچ کرنے والے کی مثال اور واقعہ	۲۱
۱۲	شعبان المعظم کے روزوں کی فضیلت میں۔	۲۵
۱۳	حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔	۲۵
۱۴	حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔	۲۶
۱۵	اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔	۲۶
۱۶	حضرت عبداللہ بن ابو قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔	۲۷
۱۷	اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔	۲۸
۱۸	حضرت ربیعہ بن غاز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔	۲۹

۱۹	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔	۲۹
۲۰	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔	۲۹
۲۱	شعبان المعظم میں زیادہ روزے رکھنے کی حکمت۔	۳۲
۲۲	شعبان المعظم کی پندرہویں رات۔	۳۲
۲۳	چار راتوں میں نیکیوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔	۳۵
۲۴	نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم شب برأت کیسے گذارتے؟	۳۶
۲۵	شعبان المعظم کی پندرہویں رات کی عنایات۔	۳۷
۲۶	پندرہویں شب کو جنت البقیع جانا اور طویل سجدہ سے نماز پڑھنا	۳۹
۲۷	شعبان المعظم کی پندرہویں شب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز۔	۴۲
۲۸	بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر بخشش۔	۴۴
۲۹	مشرک اور کینہ پرور۔	۴۵
۳۰	کینہ پرور اور خودکشی کرنے والا۔	۴۵
۳۱	والدین کا نافرمان اور ذاتی دشمنی رکھنے والا۔	۴۶
۳۲	مشرک اور بغض رکھنے والا۔	۴۶
۳۳	بدکار اور شرک کرنے والے کے لئے عطا کا دروازہ بند۔	۴۷
۳۴	تمام سال کی تدبیریں۔	۴۸
۳۵	قیام شبِ برأت اور روزہ۔	۴۹
۳۶	پندرہویں شب میں پڑھی جانے والی نماز اور صبح کا روزہ۔	۴۹
۳۷	صلاۃ الخیر۔	۵۳
۳۸	نمازِ تسبیح۔	۵۴

☆☆☆

انتساب

بندۂ ناچیز **ماہ شعبان المعظم کی فضیلت** کے عنوان سے تالیف کی گئی اِس کتاب کو اُن بندگانِ ربُّ العالمین کے نام منسوب کرنے کا شرف حاصل کرتا ہے۔ جنہوں نے قربِ الٰہی حاصل کرنے کے لئے قرآنِ مجید اور سُنّتِ مبارکہ کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کا عہد کر رکھا ہے۔ یہ وہ ہستیاں ہیں جو فرائض، واجبات اور سنن کی اَدائیگی کے ساتھ ساتھ نوافل کی پابندی اور اَدائیگی پر بھی یقین رکھتی ہیں۔

نیاز آگین

منیر احمد یوسفی عفی عنہ

بفیضانِ نظر

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، نیّر اوجِ شرافت،
مصرِ محبت، زبدۃ العارفین، پیکرِ صدق وصفا، عاشقِ رسول
فنافی الرسول، پروانۂ توحید ورسالت، امینِ علم لدُنی، قطبِ جلی
نائب غوث الثقلین، منظورِ نظر داتا گنج بخش

حضرت قبلہ علامہ مولانا

حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

﴿ نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی ﴾
قدس سرہٗ العزیز

مرکزِ انوار وتجلیات

آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف چک نمبر ٧٦ گ۔ب
تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

WWW.SEEDHARASTAH.COM

پیش لفظ

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کے نزدیک فرائض عبادات کوتمام عبادات پر فضیلت حاصل ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کا قرب فرائض کی اَدائیگی کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔نوافل کا درجہ فرائض، واجبات اور سنن کے بعد آتا ہے جب کوئی صاحبِ اِیمان فرائض، واجبات اور سنن کی صحیح طور پر اَدائیگی کرتا ہے اور بعدازیں نوافل کی کثرت کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم اَیسے شخص کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔لیکن یہ بات یادرہے کہ فرائض کی اَدائیگی کے بغیر نوافل مقبول نہیں ہوتے۔

آج ہم لوگ فرائض کی اَدائیگی میں انتہائی غافل ہو رہے ہیں جبکہ نفلی عبادات کوفرائض کے مقابلے میں بڑے اِہتمام سے اَدا کرتے ہیں، جیسے نماز تسبیح وغیرہ کی اَدائیگی کے لئے لوگوں کو اِشتہارات کے ذریعے جمع کیا جاتا ہے مگر فرض نمازیں جو کافر اور مومن میں فرق کرتی ہیں اُن کے لئے دعوت وتبلیغ میں بے حد کوتاہی اور غفلت کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔اَیسے ہی ساری ساری رات جلسے اور محافل منعقد ہوتی ہیں جبکہ اُن جلسوں اور محافل میں شریک ہونے والوں کی بے اِنتہا اکثریت نمازِ فجر اور دیگر نمازیں نہیں پڑھتی۔

اِمام اہلسنّت حضرت اِمام احمد رضا خاں فاضل بریلوی قادری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، فرض اَدا نہ کرنے والوں اور نوافل پڑھنے والوں کی مثال اُس مقروض کی سی ہے جو اپنے قرض خواہ کو تحفہ ونذرانہ تو دیتا ہے لیکن قرض اَدا نہیں کرتا وہ ویسے کا ویسا ہی سر پر چڑھا ہوا ہے۔یہ تحفے اور نذرانے مقروض کے قرض کو ختم نہیں کرسکتے۔آپ فرماتے ہیں جس کے نزدیک نوافل، فرائض کی نسبت اَہم ہوں، وہ دھوکہ زدہ ہے۔

متبرک راتوں میں جاگنا، ذکرو دُرود شریف میں مشغول رہنا، نوافل پڑھنا، بے ہودہ کاموں میں مشغول رہنے سے ہزار درجہ اَفضل ہے مگر اِن کی مقبولیت کا اِنحصار فرض نمازوں کی اَدائیگی پر ہے۔

لٰہذا ہم فرائض کو ترجیحی بنیادوں پر اَدا کر کے اپنے خالق و مالک کو راضی کریں بعد ازیں نفلی عبادات کو بجالائیں ۔اگر ہم فرض عبادات کو بجا لائیں گے اور نوافل کی کثرت کریں گے تو کل قیامت کے دن رسوائی سے بچ جائیں گے۔اور ہاں! اگر ہماری فرض عبادات کی اَدائیگی میں نقص واقع ہونے کی وجہ سے کمی واقع ہوگی اور اُس نقص کی وجہ سے فرائض میں کمی آئے گی تو اُسے نوافل سے پورا کردیا جائے گا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کی بارگاہِ اَقدس میں دُعا ہے رَبّ کائنات ہمیں فرض نمازوں اور دیگر فرض عبادات کو صحیح طریقے پر اَدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور نوافل کی کثرت بھی نصیب فرمائے۔

خیر اندیش

منیر احمد یوسفی عفی عنہ

ماہ شعبان المعظم کی فضیلت

شعبان المعظم اسلامی کیلنڈر کا آٹھواں مہینہ ہے جو رجب المرجب اور رمضان المبارک کے درمیان آتا ہے۔ پیرِ پیراں غوث الثقلین قطب الاقطاب حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ **غنیۃ الطالبین** میں شعبان المعظم کے بیان میں اِرشاد فرماتے ہیں۔

اَلْاَیَّامُ ثَلاَ ثَۃٌ اَمْسٌ وَھُوَ اَجَلٌ وَالْیَوْمُ وَھُوَ عَمَلٌ غَدًا وَھُوَ اَمَلٌ ''دن تو تین ہیں ایک کل جو گذر گیا، دوسرا آج جو کام کرنے کا دن ہے اور تیسرا کل آنے والا اور یہ اُمید کا دن ہے''۔ پس معلوم نہیں کہ کل آئندہ کو سلامت رہے یا نہ رہے، اِس لئے کہ کل کا دن گذشتہ نصیحت وعبرت کا دن ہے اور آج کا دن غنیمت ہے اور کل آئندہ کا دن پُر خطر ہے۔ آیا کل پہنچے یا نہ پہنچے۔ اِسی طرح مہینے تین ہیں۔ رجب المرجب، شعبان المعظم اور رمضان المبارک = **رَجَبٌ، قَدْمَضٰی وَ ذَھَبَ فَلاَ یَعُوْدُ وَ رَمَضَانٌ فَھُوَ مُنْتَظَرٌ لاَ تَدْرِیْ ھَلْ تَعِیْشُ اِلٰی اِدْرَاکِہٖ اَمْ لاَ وَشَعْبَانُ وَھُوَ وَاسِطَۃٌ بَیْنَ شَھْرَیْنِ فَلْیَغْتَنِمِ الطَّاعَۃَ** ''رجب (المرجب) تو گذر گیا وہ پھر نہ آئے گا اور رمضان (المبارک) کا اِنتظار کر، معلوم نہیں اِس کے آنے تک زندہ رہے یا نہ رہے اور شعبان (المعظم) اِن دونوں کے وسط میں ہے پس اِس مہینے میں اِطاعت وعبادت کو غنیمت سمجھو''۔

اِس ماہِ مبارک یعنی **شعبان المعظم** کی فضیلت میں **شعبان المعظم** کے باب میں حضرت سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں۔ شعبان کے پانچ حروف ہیں۔ ش۔ ع۔ ب۔ ا اور ن۔ آپ فرماتے ہیں۔ ''ش'' سے شرف کی طرف اِشارہ ہے۔ ''ع'' سے علو یعنی بلندی مراد ہے۔ ''ب'' سے ''بر'' یعنی نیکی مراد ہے۔ ''ا'' سے اُلفت یعنی

محبت مراد ہے۔ اور ''ن'' سے نُور یعنی روشنی مراد ہے۔

آپ فرماتے ہیں۔ یہ وہ نعمتیں ہیں جو اللہ جل جلالہٗ اِس مہینہ میں اپنے بندوں کو عطا فرماتا ہے اور یہ وہ مہینہ ہے جس میں نیکیوں کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ خطائیں معاف ہوتی ہیں۔ گناہوں کو مٹایا جاتا ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو سب مخلوقات سے بہتر مخلوق ہیں، پر کثرت سے دُرود شریف بھیجا جاتا ہے۔ [۱]

شعبان المعظم شریف کے بارے میں اَحادیثِ مبارکہ میں تفصیل ملتی ہے۔ اگر ہمیں صحیح صحیح معلومات حاصل ہوں، تو ہم بھی اُن لوگوں کی طرح، جو اِس ماہِ مبارک کے فضائل سے آگاہ ہیں، فوائد حاصل کرسکتے ہیں۔

حضرت علامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: **اِشْتِقَاقٌ شَعْبَانَ مِنَ الشَّعْبِ وَهُوَ الْاِجْتِمَاعُ سُمِّیَ بِهٖ لِاَنَّهٗ یَتَشَعَّبُ فِیْهِ خَیْرٌ کَثِیْرٌ کَرَمَضَانَ وَقِیْلَ لِاَنَّهُمْ کَانُوْا یَتَشَعَّبُوْنَ فِیْهِ بَعْدَ التَّفْرِقَةِ وَیَجْمَعُ عَلٰی شَعَابِیْنِ وَشَعْبَانَاتٍ وَقَالَ ابْنُ دُرِیْدٍ سُمِّیَ بِذٰلِکَ لِتَشَعُّبِهِمْ فِیْهِ اَیْ لِتَفَرُّقِهِمْ فِیْ طَلَبِ الْمِیَاهِ** [۲]

''شعبان شعب سے مشتق ہے اور یہ اِجتماع کے معنیٰ میں ہے چونکہ اِس مہینے میں رمضان المبارک کی طرح خیر کثیر کا اِجتماع ہوتا ہے۔ لہٰذا اِسے شعبان (المعظم) کہا جاتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ لوگ اِدھر اُدھر متفرق ہوجانے کے بعد اِس مہینے میں جمع ہوتے تھے۔ بنابریں یہ مہینہ شعبان کہلاتا ہے۔ حضرت ابنِ دُرید علیہ الرحمہ کا کہنا ہے کہ لوگ اِس مہینے میں پانی کی طلب میں اِدھر اُدھر پھیل جاتے تھے' اِس لئے اِس مہینے کو شعبان کہا جاتا ہے''۔

وَفِی الْمُحْکَمِ سُمِّیَ بِذٰلِکَ لِتَشَعُّبِهِمْ فِی الْغَارَاتِ وَقَالَ ثَعْلَبُ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا سُمِّیَ شَعْبَانًا لِاَنَّهٗ شَعْبٌ اَیْ ظَهَرٌ

---

[۱] غنیۃ الطالبین عربی' اردو ص ۳۵۶' چھاپہ مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور۔ [۲] عمدۃ القاری شرح بخاری جلد ۶ جز ۱۱ ص ۸۲۔

بَیْنَ رَمَضَانَ وَرَجَب وَلِمَنْ ثَعْلَبَ کَانَ شَعْبَانُ شَهْرًا تَتَشَعَّبُ فِیْهِ الْقَبَائِلُ اَیْ تَتَفَرَّقُ لِقَصْدِ الْمُلُوْکِ وَالْتِمَاسِ وَالْعَطِیَّةِ ۳؎

''اور محکم میں ہے شعبان میں لوگ غاروں میں بٹ جاتے تھے لہٰذا یہ مہینہ شعبان کہلانے لگا۔ ثعلب اور کچھ لوگوں کے خیال میں رمضان المبارک اور رجب المرجب کے درمیان ظاہر ہونے کی بنیاد پر یہ شعبان کہلاتا ہے۔ ثعلب کے نزدیک اس مہینے کو اس لئے شعبان کہتے ہیں کہ اِس میں مختلف قبائل بادشاہوں وغیرہ سے عطیات حاصل کرنے کے لئے زمین پر پھیل جاتے تھے''۔

شعبان المعظم کا بیان

هٰذَا الشَّهْرُ وَهُوَ شَهْرٌ تُفْتَحُ فِیْهِ الْخَیْرَاتُ وَتُنَزَّلُ فِیْهِ الْبَرَکَاتُ وَتُتْرَکُ فِیْهِ الْخَطِیَّاتُ وَتُکَفَّرُ فِیْهِ السَّیِّاٰتُ وَ تُکْثَرُ فِیْهِ الصَّلٰوةُ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْبَرِیَّاتِ وَهُوَ شَهْرُ الصَّلٰوةِ عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا فَالصَّلٰوةُ مِنَ اللّٰهِ الرَّحْمَةُ وَمِنَ الْمَلٰئِکَةِ الشَّفَاعَةُ وَالْاِسْتِغْفَارُ وَمِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ الدُّعَآءُ وَ الثَّنَآءُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الصَّلٰوةُ مِنَ اللّٰهِ التَّوْفِیْقُ وَالْعِصْمَةُ وَمِنَ الْمَلٰٓئِکَةِ الْعَوْنُ وَالنُّصْرَةُ وَمِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ الْاِتِّبَاعُ وَالْحُرْمَةُ وَقَالَ بْنُ عَطَآءٍ اَلصَّلٰوةُ عَلَی النَّبِیِّ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلْوُصْلَةُ وَمِنَ الْمَلٰٓئِکَةِ الرِّقَّةُ وَمِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ الْمُتَابَعَةُ وَالْمَحَبَّةُ وَقَالَ غَیْرُهٗ صَلٰوةُ الرَّبِّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عَلٰی نَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعْظِیْمُ الْحُرْمَةِ وَصَلٰوةُ الْمَلٰٓئِکَةِ عَلَیْهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِظْهَارُ الْکَرَامَةِ وَصَلٰوةُ الْاُمَّةِ عَلَیْهِ

۳؎ عمدۃ القاری شرح بخاری جلد ۶ جز ۱۱ ص ۸۲۔

ﷺ طَلَبُ الشَّفَاعَةِ وَقَدْ قَالَ ﷺ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا فَيَنْبَغِي لِكُلِّ مُؤْمِنٍ لَبِيبٍ اَنْ لَّا يَغْفِلَ فِي هٰذَا الشَّهْرِ بَلْ يَتَاهَّبُ فِيهِ لِاِ سْتِقْبَالِ شَهْرِ رَمَضَانَ بِالتَّطَهُّرِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالتَّوْبَةِ عَمَّافَاتَ وَسَلَفَ فِيْمَا مَضٰى مِنَ الْاَيَّامِ فَيَتَضَرَّعُ اِلَى اللّٰهِ فِيْ شَهْرِ شَعْبَانَ وَيَتَوَصَّلُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِصَاحِبِ الشَّهْرِ مُحَمَّدٍ ﷺ حَتّٰى يُصْلِحَ فَسَادَ قَلْبِهٖ وَيُدَاوِیَ مَرَضَ سِرِّهٖ وَلَا يُسَوِّفُ وَيُؤَخِّرُ ذٰلِكَ اِلٰى غَدٍ [۴]

''اور یہ وہ مہینہ ہے جس میں نیکیوں کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور برکتیں نازل ہوتی ہیں اور خطائیں معاف کی جاتی ہیں اور گناہوں کا کفّارہ کیا جاتا ہے۔ حضرت محمد ﷺ پر کثرت سے دُرود شریف بھیجا جاتا ہے جو تمام مخلوقات میں سے بہترین ہیں۔ یہ مہینہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ جو کہ برگزیدہ ہیں' پر دُرود شریف بھیجنے کے واسطے مخصوص ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہُ الکریم اِرشاد فرماتا ہے۔ ''اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) اور اُس کے فرشتے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پر دُرود بھیجتے ہیں' اے ایمان والو! تم اُن پر دُرود اور سلام بھیجو جیسا سلام بھیجنے کا حق ہے''۔ پس خداوند تعالیٰ کے دُرود شریف سے مراد رحمت اور ثناء ہے اور فرشتوں سے شفاعت و اِستغفار اور مسلمانوں سے دُعا وثناء۔ حضرت مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا دُرود شریف خدا سے توفیق اور نگہبانی مراد ہے اور فرشتوں سے مدد ونصرت اور مسلمانوں سے پیروی کرنا اور حرمت ہے۔ اور حضرت ابن عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا دُرود شریف بھیجنا اُوپر نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے خداوند تعالیٰ سے وصلت ہے اور فرشتوں سے نرمی دِل ہے اور مسلمانوں سے متابعت اور محبت ہے اور سوائے اِن کے کہا ہے' اللہ (عزّوجلّ) کا نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پر دُرود شریف پڑھنا بزرگی وحرمت کو پیدا کرتا ہے اور فرشتوں کا سرورِ کائنات ﷺ پر دُرود شریف اِظہارِ کرامت ہے اور اُمّت کا سرورِ کائنات

[۴] غنیۃ الطالبین ص ۳۵٦ (مترجم)۔

ﷺ پر دُرود شریف طلبِ شفاعت ہے اور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا: جو کوئی میرے اُوپر ایک مرتبہ دُرود شریف بھیجے خداوند تعالیٰ اُس پر دس مرتبہ دُرود بھیجتا ہے۔ پس ہر عقل مند مسلمان کو چاہیے کہ اِس مہینے میں غافل نہ ہو بلکہ اِس مہینے میں واسطے ماہِ رمضان المبارک کے اِستقبال کے مستعد و آمادہ ہو جائے اور اپنے گناہوں سے توبہ اور تلافی کی فکر کرے۔ اور ماہِ شعبان المعظم میں درگاہِ باری تعالیٰ میں الحاح وزاری کرے اور صدقِ دل سے رجوع لائے اور بطفیلِ صاحبِ ماہ کہ حضرت محمد ﷺ ہیں خداوند تعالیٰ سے طلبِ رحمت کرے تاکہ خداوند تعالیٰ اُس کے دِل کا فساد دُور فرمادے اور اُس کے باطن کے مرض کی دوا کرے اور اُن کاموں کو کل پر نہ اُٹھا رکھے"۔

برگزیدہ اور مقبول

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَایَشَآءُ وَیَخْتَارُ فَاللّٰہُ تَعَالٰی اِخْتَارَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ اَرْبَعَۃً ثُمَّ اخْتَارَ مِنَ الْاَرْبَعَۃِ وَاحِدًا اِخْتَارَ مِنَ الْمَلَائِکَۃِ اَرْبَعَۃً جِبْرَآئِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ وَاِسْرَافِیْلُ وَعِزْرَائِیْلُ ثُمَ اخْتَارَ مِنْھُمْ جِبْرَآئِیْلَ وَاخْتَارَ مِنَ الْاَنْبِیَآءِ اَرْبَعَۃً اِبْرَاھِیْمُ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمُحَمَّدٌ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْھُمْ مُحَمَّدًا ﷺ وَاخْتَارَ مِنَ الصَّحَابَۃِ رضی اللہ عنہم اَرْبَعَۃً اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ رضی اللہ عنہم ثُمَّ اخْتَارَ مِنْھُمْ اَبَا بَکْرٍ رضی اللہ عنہ وَمِنَ الْمَسَاجِدِ اَرْبَعَۃً اَلْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَالْمَسْجِدَ الْاَقْصٰی وَمَسْجِدَ الْمَدِیْنَۃِ الْمُشَرَّفَۃِ وَ مَسْجِدَ طُوْرِ سِیْنَآءَ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْھُمُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَمِنَ الْاَیَّامِ اَرْبَعَۃً یَوْمَ الْفِطْرِ وَیَوْمَ الْاَضْحٰی وَیَوْمَ عَرَفَۃَ وَیَوْمَ عَاشُوْرَآءَ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْھَا یَوْمَ عَرَفَۃَ وَمِنَ اللَّیَالِیْ اَرْبَعَۃً لَیْلَۃَ الْبَرَآءَۃِ وَلَیْلَۃَ الْقَدْرِ وَلَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ وَلَیْلَۃَ الْعِیْدِ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْھَا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ وَمِنَ الْبُقَاعِ اَرْبَعَۃً مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃَ وَبَیْتَ الْمُقَدَّسِ

وَمَسَاجِدَ الْعَشَآئِرُ ثُمَّ اَخْتَارَ مِنْهَا مَكَّةَ وَمِنَ الْجِبَالِ اَرْبَعَةً اُحُدُ وَطُوْرُ سَيْنَآءَ وَلُكَّامُ وَلُبْنَانُ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهَا طُوْرَ سَيْنَآءَ وَمِنَ الْاَنْهٰرِ اَرْبَعَةً جَيْحُوْنُ وَسَيْحُوْنُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهَا فُرَاتَ وَاخْتَارَ مِنَ الشُّهُوْرِ اَرْبَعَةً رَجَبٌ وَشَعْبَانَ وَرَمَضَانَ وَمُحَرَّمٌ وَاخْتَارَ مِنْهَا شَعْبَانَ وَجَعَلَهٗ شَهْرَ النَّبِيِّ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَمَا اَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْاَنْبِيَآءِ كَذٰلِكَ شَهْرُهٗ اَفْضَلُ الشُّهُوْرِ وَ قَدْرَوٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَهٗ قَالَ شَعْبَانُ شَهْرِىْ وَرَجَبُ شَهْرُ اللّٰهِ وَ رَمَضَانُ شَهْرُ اُمَّتِىْ شَعْبَانُ هُوَ الْمُكَفِّرُ وَرَمَضَانُ هُوَ الْمُطَهِّرُ وَقَالَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم شَعْبَانُ شَهْرٍ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ يَغْفِلُ النَّاسُ عَنْهُ وَفِيْهِ تُرْفَعُ اَعْمَالُ الْعِبَادِ اِلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَاُحِبُّ اَنْ يُّرْفَعَ عَمَلِىْ وَاَنَاصَائِمٌ وَعَنْ اَنَسَ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ بِاَنَّهٗ قَالَ اَنَّ النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فَضْلُ رَجَبٍ عَلٰى سَآئِرِ الشُّهُوْرِ كَفَضْلِ الْقُرْاٰنِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ وَفَضْلُ شَعْبَانَ عَلٰى سَآئِرِ الشُّهُوْرِ كَفَضْلِىْ عَلٰى سَآئِرِ الْاَنْبِيَآءِ وَفَضْلُ رَمَضَانَ عَلَى سَآئِرِ الشُّهُوْرِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى سَآئِرِ خَلْقِهٖ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا نَظَرُوْا اِلٰى هِلَالِ شَعْبَانَ اُكْتُبُوْا عَلَى الْمَصَاحِفِ يَقْرَؤُنَهَا وَاَخْرَجَ الْمُسْلِمُوْنَ زَكٰوةَ اَمْوَالِهِمْ لِيَتَقَوّٰى بِهَا الضَّعِيْفُ وَالْمِسْكِيْنُ عَلٰى صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَدَعَا الْوُلَاةُ اَهْلَ السِّجْنِ فَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ حَدٌّ اَقَامُوْهُ عَلَيْهِ وَ اِلَّا خَلُّوْ سَبِيْلَهٗ وَانْطَلَقَ التُّجَارُ فَقَضَوْا مَاعَلَيْهِمْ وَقَبَضُوْا مَالَهُمْ حَتّٰى اِذَا نَظَرُوا اِلٰى هِلَالِ رَمَضَانَ اِغْتَسَلُوْا وَاعْتَكَفُوْا [5]

[5] مشکوٰۃ ص ۲۷ ۴۲، مرآۃ جلد ۶ ص ۶۰۳، کنز العمال جلد ۱۵ ص ۸۳۷ حدیث نمبر ۴۳۳۲۹۔

فصل = ''اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہترین آفرینش کے بیان میں''۔

حق تبارک وتعالیٰ جل شانہٗ اِرشادِ عظیم فرماتا ہے''کہ (میں) پروردگار پیدا فرماتا ہوں جس کو چاہتا ہوں اور قبول فرماتا ہوں جس کو چاہتا ہوں''۔ پس اللہ تبارک و تعالیٰ جل مجدہٗ الکریم نے اپنی جملہ آفرینش میں سے چار چیزوں کو برگزیدہ فرمایا اور اُن چاروں میں سے ایک کو برگزیدہ فرمایا۔ سب فرشتوں سے حضرت جبرائیل ومیکائیل و اسرافیل وعزرائیل علیہم السّلام' اِن چار فرشتوں کو برگزیدہ فرمایا اور اِن میں سے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو برگزیدہ فرمایا اور نبیوں علیہم السّلام میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو برگزیدہ فرمایا اور اِن میں سے ہمارے نبی کریم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو برگزیدہ فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے حضرت ابوبکر وحضرت عمر وحضرت عثمان وحضرت علی رضی اللہ عنہم چار شخصیات کو برگزیدہ فرمایا اور اِن میں سے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو برگزیدہ فرمایا۔ اور مسجدوں میں سے مسجد حرام ومسجد اقصےٰ ومسجد نبوی ومسجد طور سینا، اِن چار مسجدوں کو برگزیدہ فرمایا اور اِن میں سے مسجد حرام کو برگزیدہ فرمایا۔ اور دِنوں میں سے عیدالفطر' عیدالاضحیٰ' یوم عرفہ اور روز عاشورہ کو برگزیدہ فرمایا اور اِن میں سے روزِ عرفہ کو برگزیدہ فرمایا۔ اور راتوں میں سے چار راتوں کو برگزیدہ فرمایا۔ شبِ برأت وشبِ قدر وشبِ جمعہ وشبِ عید۔ اِن میں سے شبِ قدر کو برگزیدہ فرمایا۔ اور مقاموں سے چار مقام برگزیدہ فرمائے۔ مکہ مکرمہ' مدینہ منورہ' بیت المقدس اور مساجد العشائر۔ اِن میں سے مکہ مکرمہ کو برگزیدہ فرمایا۔ اور پہاڑوں میں سے چار پہاڑوں کو برگزیدہ فرمایا، اُحد' طورِ سینا' لکام اور لبنان۔ اِن میں سے طورِ سینا کو برگزیدہ فرمایا۔ اور نہروں سے چار نہروں کو برگزیدہ فرمایا' جیحون' سیحون' فرات اور نیل اِن میں سے فرات کو برگزیدہ فرمایا۔ اور مہینوں میں سے چار مہینے برگزیدہ فرمائے، رجب المرجب' شعبان المعظم' رمضان المبارک اور محرم الحرام۔ اور اِن میں سے شعبان المعظم کو برگزیدہ فرمایا اور اِس کو نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا مہینہ مقرر کیا۔ پس جیسے نبی کریم رؤف ورحیم

ﷺ اَنبیاء کرام علیہم السّلام میں اَفضل ترین پیغمبر ﷺ ہیں۔ اِسی طرح اُن کا مہینہ سب مہینوں سے اَفضل ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے روایت فرمائی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: شعبان المعظم میرا مہینہ ہے اور رجب المرجب اللہ تبارک وتعالیٰ کا مہینہ ہے اور رمضان المبارک میری اُمّت کا مہینہ ہے۔ شعبان المعظم گناہوں کا کفارہ کرنے والا ہے اور پیغمبر اعظم نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: شعبان المعظم ایک مہینہ ہے رجب المرجب و رمضان المبارک کے درمیان اور آدمی اِس کی فضیلت سے غافل ہیں۔ اِس مہینے میں بندوں کے اَعمال رَبُّ العالمین کی طرف اُٹھائے جاتے ہیں۔ پس میں دوست رکھتا ہوں کہ جب میرے عمل اُٹھائے جائیں تو میں روزہ دار ہوں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضرت رسولِ مقبول ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا کہ رجب المرجب کے مہینے کی فضیلت تمام مہینوں پر اَیسے ہے جیسے کہ قرآن شریف کی تمام کلاموں پر اور شعبان المعظم کی فضیلت تمام مہینوں پر اَیسے ہے جیسے کہ مجھ کو تمام نبیوں علیہم السّلام پر فضیلت حاصل ہے اور رمضان المبارک کی فضیلت تمام مہینوں پر اَیسے ہے جیسے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہ الکریم کا فضل تمام مخلوق پر ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب شعبان المعظم کے مہینے کا چاند دیکھتے تھے تو قرآن شریف پڑھتے تھے اور مسلمان اپنے مال سے زکوٰۃ نکالتے تھے تاکہ غریب ومسکین اِس مال سے آسودہ ہوں اور رمضان المبارک کے روزے رکھنے پر قادر ہوں اور حاکم قیدیوں کو طلب کرتے تھے اور جن پر حد شرعی جاری کرنا ہوتی تھی۔ اُن پر وہ حد جاری کرتے تھے اور باقی لوگوں کو رہا کر دیتے تھے اور سوداگر لوگ اپنا قرضہ اَدا کرتے تھے۔ اور اپنا جو کچھ لینا ہوتا دوسروں سے وصول کرتے تھے یہاں تک کہ ماہ رمضان المبارک کا چاند دکھائی دیتا تھا تو سب لوگ غسل کرتے تھے اور اِعتکاف (کے دنوں میں اِعتکاف) میں جاتے تھے۔

حضرتِ انس رضی اللہ عنہ سے روایت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، جب رجب المرجب شریف کا مہینہ داخل ہوتا تو نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم دُعا فرماتے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِی رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ [۶]

''اے اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالک) رجب المرجب اور شعبان المعظم میں ہمارے لئے برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان المبارک میں پہنچا''۔

حضرت عمرو بن میمون اودی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب فرماتے ہوئے اِرشادِ مبارک فرمایا:- **اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ** ''پانچ چیزوں سے پہلے پانچ چیزوں کو غنیمت جانو''۔

شَبَابَ قَبْلَ ھَرَمِکَ وَصِحَّتَکَ قَبْلَ سُقْمِکَ وَغِنَاکَ قَبْلَ فَقْرِکَ فَرَاغَکَ قَبْلَ شُغْلِکَ وَحَیَاتَکَ قَبْلَ مَوْتِکَ۔ [۷]

۱۔ بڑھاپے سے پہلے جوانی کو۔
۲۔ بیماری سے پہلے تندرستی کو۔
۳۔ فقیری سے پہلے امیری کو۔
۴۔ مشغولیت سے پہلے فرصت اور
۵۔ اپنی موت سے پہلے زندگی کو۔

لہٰذا صحت، جوانی، مالداری، فراغت اور زندگی کو رائیگاں نہیں جانے دینا چاہئے، اِس میں نیک اَعمال کر لینے چاہئیں۔ یہ نعمتیں بار بار نصیب نہیں ہوتیں۔

---

[۶] مجمع الزوائد جلد ۳ ص جلد ۲ ص ۱۶۵۔۱۴۰، مسند احمد جلد ۱ ص ۲۵۹، در منثور جلد ۱ ص ۴۴۴، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۳۶۹، کنز العمال جلد ۷ ص ۷۹۶ حدیث نمبر ۱۸۰۴۹۔ [۷] مشکوٰۃ ص ۴۴۱، مستدرک حاکم جلد ۴ ص ۳۰۲، الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۲۵۱، حلیۃ الاولیاء جلد ۴ ص ۲۵۱، شرح السنۃ جلد ۷ ص ۲۷۶۔

حضرت میاں محمد بخش صاحب علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔

سدا نہ باغیں بلبل بولے سدا نہ باغ بہاراں

سدا نہ ماپے، حسن جوانی، سدا نہ صحبت یاراں

ایک بندۂ مومن صحت اور تندرستی میں نمازِ تہجد اَدا کرتا ہے' نوافل پڑھتا ہے' نماز باجماعت اَدا کرتا ہے مگر بیماری یا سفر کی وجہ سے وہ نمازِ تہجد یا نوافل نہیں پڑھ پاتا یا نماز باجماعت اَدا نہیں کر سکا تو اُسے اِن اَعمال کا ثواب ملے گا بشرطیکہ تندرستی اور صحت میں اِن چیزوں کا پابند ہو۔ لیکن اِس کا یہ مطلب نہیں کہ سفر یا بیماری کی وجہ سے فرائض معاف ہو جاتے ہیں وہ تو ہر حال میں اَدا کرنے ہی ہیں، اگر رہ گئے ہوں تو اُن کی قضاء بھی واجب ہوگی۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- **اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ مُسَافِرٌ کُتِبَ لَهٗ بِمِثْلِ مَا کَانَ یَعْمَلُ مُقِیْمًا صَحِیْحًا** [8] ''جب بندہ بیمار یا مسافر ہوتا ہے تو اُس کے وہی اَعمال لکھے جاتے ہیں جو تندرستی (کی حالت) اور گھر میں کرتا تھا''۔

اِسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- **اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا کَانَ عَلٰی طَرِیْقَةٍ حُسْنَةٍ مِنَ الْعِبَادَةِ ثُمَّ مَرِضَ قِیْلَ لِلْمَلَکِ الْمُوَکَّلِ لَهٗ اُکْتُبْ لَهٗ مِثْلَ عَمَلِهٖ اِذَا کَانَ طَلِیْقًا حَتّٰی اُطْلِقَهٗ اَکْعِتَهٗ اِلَیَّ** [9] ''جب بندہ عبادت کے اچھے راستے پر ہوتا ہے پھر بیمار ہو جاتا ہے تو اُس پر مقرر شدہ فرشتے سے فرمایا جاتا ہے کہ تو اِس کے تندرستی کے زمانہ کے برابر اَعمال لکھ یہاں تک کہ میں اِسے شفاء دے دوں یا اپنے پاس بلا لوں''۔

---

[8] مشکوٰۃ ص ۱۳۵' مسند احمد جلد ۴ ص ۴۱۰' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۳۷۴' نصب الرایۃ جلد ۲ ص ۱۵۰۔ [9] مسند احمد جلد ۲ ص ۲۰۳' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۳۷۴' مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۳۰۳' الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۲۸۹' مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۲۰۳۰۸' مشکوٰۃ ص ۱۳۶۔

کیسا مبارک فرمان ہے کہ بیمار کو تندرست کی نیکیوں کا ثواب ملتا رہتا ہے مگر تندرستی کے گناہوں کا (بیماری میں) عذاب نہیں ہوتا۔ یعنی اگر چور بیماری کی وجہ سے چوری نہ کر سکے تو اُس کے نامۂ اَعمال میں چوری نہیں لکھی جائے گی۔ بلکہ ممکن ہے توبہ کی توفیق مل جائے۔ جس سے اِس کے گناہوں کی معافی ہو جائے۔

اِسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- **اِذَا ابْتَلَی الْمُسْلِمُ بِبَلَاءٍ فِیْ جَسَدِہٖ قِیْلَ لِلْمَلَکِ اُکْتُبْ لَہٗ صَالِحَ عَمَلِہِ الَّذِیْ کَانَ یَعْمَلُ فَاِنْ شَفَاہُ غَسَلَہٗ وَطَھَّرَہٗ وَاِنْ قَبَضَہٗ غَفَرَلَہٗ وَرَحِمَہٗ** [۱۰] ''جب مسلمان کسی جسمانی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے کہ تو اِس کی وہی نیکیاں لکھ جو یہ پہلے کرتا تھا پھر اگر ربِّ کریم اِسے شفاء دے دیتا ہے تو دھو دیتا ہے اور پاک فرما دیتا ہے۔ اور اگر اِسے وفات دے دیتا ہے تو اِسے بخش دیتا ہے اور رحم فرماتا ہے''۔

مومن کی بیماری میں گناہوں کی تو بخشش ہو جاتی ہے مگر بدستور نیکیاں بھی لکھی جاتی رہتی ہیں۔ گویا بیماری روحانی غسل ہے جو میلے کچیلے دل کو دھو دیتی ہے۔

اِسی سلسلہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا واقعہ قابل توجہ ہے۔

حضرت شقیق تابعی علیہ الرحمہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے ہم نے بیمار پرسی کی تو وہ رونے لگے کسی نے اُنہیں ملامت کی (ملامت کرنے والا سمجھا کہ آپ بیماری سے تنگ آ کر رو رہے ہیں) تو آپ نے فرمایا میں بیماری کی وجہ سے نہیں روتا کیونکہ میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے (**اَلْمَرَضُ کَفَّارَۃٌ**) کہ بیماری (صغیرہ گناہوں کا) کفارہ ہے۔ (میں تو اِسے مبارک جان کر اِس کی آمد پر خوش ہوتا ہوں) میں تو اِس بات پر روتا ہوں کہ مجھے بڑھاپے کے ضعف میں بیماری آئی قوت کے زمانے میں نہیں آئی کیونکہ بندہ جب بیمار پڑتا ہے تو اُس کے وہ اَعمال لکھے جاتے ہیں جو وہ بیماری سے

---

[۱۰] مشکوٰۃ ص ۱۳۶، مسند احمد جلد ۳ ص ۲۵۸، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۸۷۔

پہلے کرتا تھا اور جس سے بیماری نے اُسے روک دیا۔ [۱۱] چونکہ میں بڑھاپے کی وجہ سے تندرستی جیسی زیادہ نفلی عبادت نہیں کرسکتا اِس لئے اب بیماری میں بھی کم نوافل کا ثواب ہی ملے گا۔

اَمیری:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کون سے صدقے کا بڑا ثواب ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- **اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَاَمَّلَ الْغِنٰی وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمُ قُلْتَ لِفُلَانَ كَذَا وَلِفُلَانَ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانَ** [۱۲] ''یہ کہ تم اپنی تندرستی اور بخل کی حالت میں صدقہ کرو جبکہ تمہیں فقیری کا ڈر اور اَمیری کی اُمید ہو (تندرستی کا ہر صدقہ افضل ہے کیونکہ اُس وقت خود اپنے آپ کو بھی مال کی ضرورت ہوتی ہے جب اپنی ضرورت پر محتاج کی ضرورت کو مقدم رکھا جائے تو یہ بڑی اَہمیت کی بات ہے اور بارگاہِ الٰہی میں بڑی قدر کی بات ہے، شیطان بھی اُس وقت بہکاتا ہے) اِس لئے اِتنی دیر نہ لگاؤ کہ جب جان گلے پر پہنچے تو کہو کہ فلاں کو اِتنا دینا اور فلاں کو اِتنا، حالانکہ وہ فلاں کا ہو ہی چکا''۔

اِس حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شریف قابلِ توجہ ہے، آپ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:-

لِاَنْ يَّتَصَدَّقَ فِی الْمَرْءِ فِیْ حَيَاتِهٖ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِمَائَةٍ عِنْدَ مَوْتِهٖ [۱۳] ''کہ اِنسان کا اپنی زندگی میں ایک درہم خیرات کرنا مرتے وقت سو درہم خیرات کرنے سے بہتر ہے''۔

---

[۱۱] مرآۃ جلد ۲ ص ۴۳۱، مشکوٰۃ ص ۱۳۸۔ [۱۲] السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۱۹۰، قرطبی جلد ۱ جز ۲ ص ۲۷۱، مشکوٰۃ ص ۱۶۴، مسند احمد جلد ۲ ص ۲۳۱، الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۴۶۹، ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۷۰۶۔ [۱۳] مشکوٰۃ ص ۱۶۵، الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۳۳۰، قرطبی جلد ۱ جز ۲ ص ۲۷۱، ابن حبان حدیث نمبر ۸۲۱۔

زندگی سے مراد تندرستی کی زندگی ہے اور موت کے وقت سے مراد مرض الموت ہے جب زندگی کی آس ٹوٹ جاتی ہے یعنی تندرستی میں تھوڑا مال خیرات کرنا مرتے وقت کے بہت مال کی خیرات سے بہتر ہے کیونکہ تندرستی کی خیرات میں نفس پر جہاد بھی ہے اور مرتے وقت کی خیرات میں اپنا نقصان نہیں بلکہ وارثوں کا نقصان ہے۔

اَمیری میں مال کی قدر اور خرچ کرنے والے کی مثال اور واقعہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک شخص کسی جنگل میں تھا اُس نے بادل میں آواز سنی (شاید یہ شخص اُس زمانے کا ولی اللہ ہوگا جس نے فرشتہ کی یہ آواز سنی اور سمجھ بھی لیا) کہ (اِسْقِ حَدِیْقَةَ فُلَانٍ) ”کہ فلاں کے باغ کو سیراب کرو“ یہ بادل ایک طرف گیا اور پتھریلی زمین پر پانی برسایا تو نالیوں میں سے ایک نالی میں یہ سارا پانی جمع کرلیا، تب یہ شخص اُس پانی کے پیچھے چل دیا، دیکھا کہ ایک شخص اپنے باغ میں کھڑا ہوا بیلچے سے باغ میں پانی پھیر رہا ہے۔ اُس سے پوچھا، اے اللہ کے بندے! تیرا نام کیا ہے؟ وہ بولا فلاں یعنی وہی نام جو اُس نے بادل میں سنا تھا۔ اُس نے پوچھا، اے اللہ کے بندے! تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟ تو یہ بولا کہ میں نے اُس بادل میں جس کا یہ پانی ہے ایک آواز سنی تھی کہ کوئی تیرا نام لے کر کہہ رہا تھا کہ فلاں کے باغ کو سیراب کردو تو تو اِس میں کیا نیکی کرتا ہے؟ اُس نے کہا جب تو پوچھتا ہے تو بتاتا ہوں کہ میں اِس باغ کی پیداوار میں غور کرتا ہوں تو تہائی تو خیرات کردیتا ہوں اور تہائی سے میں اور میرے بال بچے کھاتے ہیں اور تہائی اِس میں دوبارہ خرچ کردیتا ہوں“۔ [۱۴] (میرے پاس اور تو کوئی نیکی نہیں صرف یہ ہے کہ اِس پیداوار کو گناہ میں خرچ نہیں کرتا اپنے بچوں سے روکتا نہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کا حق بھولتا نہیں)۔

اِن اَحادیثِ مبارکہ اور واقعات کے بیان کرنے کا مقصد اِس اِرشاد

---

[۱۴] مشکوٰۃ ص ۱۶۵، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۷۔

مبارک کی تشریح ہے کہ فقیری سے پہلے امیری کو غنیمت جانو اپنا مال اچھی جگہ خرچ کرنا چاہیے، جس میں دُنیا اور آخرت کی بھلائی اور فائدہ حاصل ہو۔ جب اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم مال عطا فرمائے تو اُسے شیطانی کاموں میں خرچ نہیں کرنا چاہیے۔ فضول خرچی سے بچنا چاہیئے۔ ربِّ ذوالجلال والاکرام نے قرآنِ مجید میں فرمایا ہے۔

اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیَاطِیْنَ (بنی اسرائیل۔۲۷)

''بے شک فضول خرچ شیطان کے بھائی ہیں''۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کے دیئے ہوئے مال کی قدر کرتے ہوئے اُسے اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کی راہ میں خرچ کرنے سے گھبرانا نہیں چاہیئے، اِس سلسلہ میں یقینِ کامل اور اِیمان کی پختگی کے ساتھ سرکارِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے حسبِ ذیل اِرشاداتِ مبارکہ پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَالٍ وَّمَازَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا اِعِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ ''خیرات مال کم نہیں کرتی اور اللہ (جل جلالہ) معافی کی وجہ سے بندے کی عزت بڑھاتا ہے اور کوئی شخص جب اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کے لئے اِنکساری کرتا ہے تو اللہ (عزوجل) اُسے بلندی عطا فرماتا ہے''۔

یہ حقیقت ہے کہ زکوٰۃ دینے والے کا مال اور زکوٰۃ ہر سال بڑھتی ہی رہتی ہے۔ تجربہ ہے کہ جو کسان کھیت میں بیج پھینک آتا ہے بظاہر اُس کی بوریاں خالی ہو جاتی ہیں۔ مگر حقیقتاً مع اضافے کے بھر لیتا ہے۔ گھر میں رکھی بوری چوہے اور سسری وغیرہ آفات وبلیات سے ضائع ہو جاتی ہے۔ لہٰذا جس مال کا صدقہ نکلتا رہے اور اُس میں سے اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کی راہ میں خرچ ہوتا رہے تو انشاء اللہ مال بڑھے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف

ورحیم ﷺ کا اِرشادِ مبارک ہے' اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم فرماتا ہے:۔ **اَنْفِقْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَیْکَ** [۱۵] ''اے ابن آدم خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا''۔

سبحان اللہ! کیسی نظر کرم ہے۔ مقصد یہ کہ اے اِنسان ختم ہونے اور مٹنے والا مال میری راہ میں دے میں تجھے اِس سے کہیں زیادہ مال بھی دونگا اور نہ مٹنے والا ثواب بھی۔ جس فانی چیز کو اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم قبول فرمالے وہ باقی ہو جاتی ہے۔ **مَا عِنْدَکُمْ یَنْفُدُوْمَا عِنْدَ اللّٰہِ بَاقٍ**

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ کا اِرشادمبارک ہے:۔ **اَیُّمَا مُسْلِمٌ کَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰی عُرِیٍ کَسَاہُ اللّٰہُ مِنْ حَضْرِ الْجَنَّۃَ وَ اَیُّمَا مُسْلِمٌ اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰی جُوْعٍ اَطْعَمَہُ اللّٰہُ مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّۃِ وَاَیُّمَا مُسْلِمٌ سَقٰی مُسْلِمًا عَلٰی ظَمَاءٍ سَقَا اللّٰہُ مِنَ الرَّحِیْقِ الْمَخْتُوْم** [۱۶] ''جومسلمان کسی ننگے مسلمان کو (کپڑے) پہنائے گا تو اللہ (جل جلالہٗ) اُسے جنت کے سبز جوڑے پہنائے گا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو (کھانا) کھلائے گا تو اللہ (سبحانہٗ وتعالیٰ) اُس کو جنت کے پھل کھلائے گا۔ اور اگر کوئی مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو (پانی) پلائے گا تو اللہ (عزوجل) اُسے رحیق المختوم مہروالی پاکیزہ جنتی شراباً طہورا پلائے گا''۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کی راہ میں خرچ کرنے والے کو کس طرح نوازا جاتا ہے اِس کا اندازہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے اِس اِرشادِ مبارک سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے' آپ ﷺ نے فرمایا: **مَامِنْ مُسْلِمٍ کَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا اِلَّا کَانَ فِیْ حِفْظٍ**

---

[۱۵] مشکوٰۃ ص ۱۶۴۔ [۱۶] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۹۱۳' ابوداؤد حدیث نمبر ۱۶۸۲' الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۱۱۷۔

مِّنَ اللّٰہِ مَادَامَ عَلَیۡہِ مِنۡہُ خِرۡقَۃٌ ؂۱۷ ''کوئی مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا نہیں پہناتا مگر جب تک اُس کے بدن پر اُس کا ایک چیتھڑا بھی رہے تو یہ اللہ (جل جلالہٗ) کی حفاظت میں رہتا ہے''۔

یعنی جب تک فقیر اور محتاج کے جسم پر اُس کپڑے کی ایک چیز بھی باقی رہے گی، تب تک اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم پہنانے والے کو آفاتِ دُنیاوی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ صدقہ آفتوں سے بچانے میں بے مثال ہے۔

یہ ساری بہاریں زندگی کی مرہونِ منت ہیں جب تک اِنسان زندہ ہوتا ہے اَن گنت نیکیاں کما سکتا ہے۔ اِس لئے زندگی کی نعمت کی قدر کرنی چاہیے۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے موت مانگنے کی ممانعت ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا یَتَمَنّٰی اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَّزْدَادَ خَیْرًا وَّاِمَّا مُسِیْئًا فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَّسْتَعِبَ ؂۱۸ ''تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے، نیکوکار اِس لئے کہ وہ اپنی نیکیاں بڑھا لے اور بدکار اِس لئے کہ شاید وہ توبہ کر لے''۔

اِنہی سے دوسری روایت میں ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: لَا یَتَمَنّٰی اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ وَلَا یَدْعُ بِہٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاتِیَہٗ اَنَّہٗ اِذَامَاتَ انْقَطَعَ اَمَلُہٗ وَاَنَّہٗ لَا یَزِیْدُ الْمُؤْمِنُ عُمْرَۃً اِلَّا خَیْرًا ؂۱۹ ''تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے، نہ اِس کے آنے سے پہلے اِس کی دُعا کرے کیونکہ جب وہ مر جائے گا تو اِس کی امیدیں ختم ہو جائیں گی اور مومن کی عمر بھلائی ہی بڑھاتی ہے''۔

؂۱۷ ترمذی حدیث ۲۴۸۴، الترغیب والترہیب جلد۳ ۱۱۶۰۰۳، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۹۲۰، کنزالعمال حدیث نمبر ۱۶۰۷۳۔ ؂۱۸ مشکوٰۃ ص ۱۳۹، شرح السنۃ جلد۳ ص ۱۹۲۔ ؂۱۹ مشکوٰۃ ص ۱۳۹، شرح السنۃ جلد۳ ص ۱۹۷۔

جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم قلبِ سلیم عطا فرمائے وہ عظیم اور کامیاب اِنسان ہے۔قلبِ سلیم والا بندۂ مومن رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے ہر ہر اِرشادِ مبارک کو اپنی حیات جاودانی کے لئے لازمی جانتا ہے۔رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو جامع کلامی کا اِعجاز حاصل ہے۔تھوڑے کلمات میں وسیع مضمون فرما دیتے ہیں۔آپ ﷺ کے اِس فرمانِ عالی شان پر ایک مرتبہ پھر غور کرتے ہیں۔ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو۔جوانی کو بڑھاپے سے پہلے،تندرستی کو بیماری سے پہلے،تونگری کو فقیری سے پہلے،فراغت کو مشغول ہونے سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے ، کیسے خوبصورت اور روح پرور فرمودات ہیں،خوشیاں اور اُمیدیں عطا کر رہے ہیں، آنے والے وقت کی حقیقت سے آگاہ کر رہے ہیں۔ کاش! ہم اپنے کریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتوں کو دِل سے تسلیم کریں۔ وقتی مصلحتوں ، بناوٹی فلسفوں اور من گھڑت فکروں سے نجات پائیں اور دنیا میں صحیح مسلمان بن کر اِسلام کی عظمت کو چار چاند لگائیں۔**بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْاَبْرَارِ** ﷺ۔

شعبان المعظم کے روزوں کی فضیلت میں!

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں،رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ سے پوچھا گیا۔ **اَیُّ الصَّوْمِ اَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ؟ قَالَ شَعْبَانُ لِتَعْظِيْمِ رَمَضَانَ قَالَ فَاَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ صَدَقَةٌ فِیْ رَمَضَانَ** [۲۰] ''رمضان المبارک کے بعد کون سا روزہ اَفضل ہے؟ تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: شعبان (المعظم) کے روزے رمضان (المبارک) کی تعظیم کے لئے، پھر عرض کیا: کون سا صدقہ اَفضل ہے؟ فرمایا: رمضان المبارک میں دیا گیا صدقہ''۔

[۲۰] ترمذی جلد ۱ ص ۱۴۴، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۱۷، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۵۱۲۔

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:-
قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَرَاکَ تَصُوْمُ مِنْ شَھْرٍ مِّنَ الشُّھُوْرِ مَاتَصُوْمُ مِنْ شَعْبَانَ قَالَ ذَاکَ شَھْرٌ یَغْفِلُ النَّاسُ عَنْہُ بَیْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ وَھُوَ شَھْرٌ تُرْفَعُ فِیْہِ الْاَعْمَالُ اِلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَاُحِبُّ اَنْ یُّرْفَعَ عَمَلِیْ وَاَنَا صَائِمٌ [۲۱] ''میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ ﷺ کو شعبان (المعظم) کے مہینہ میں (رمضان المبارک کے علاوہ) دوسرے مہینوں کے مقابلے میں زیادہ روزے رکھتے دیکھتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ مہینہ ہے جس سے لوگ غافل ہیں۔ یہ مہینہ رجب (المرجب) اور رمضان (المبارک) کے درمیان ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں آدمی کے اَعمال پروردگار کی بارگاہِ اَقدس میں اُٹھائے جاتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ میرے اَعمال اُس وقت اٹھائے جائیں جب میں روزے سے ہوں''۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں:- **کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَایُفْطِرُ وَ یُفْطِرُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یَصُوْمُ وَمَارَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اِسْتَکْمَلَ صِیَامَ شَھْرِ رَمَضَانَ وَمَا رَاَیْتُہٗ اَکْثَرَ صِیَامًا مِنْہُ فِیْ شَعْبَانَ** [۲۲]

---

[۲۱] نسائی جلد ۱ ص ۳۲۲، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۱۶، مسند احمد جلد ۵ ص ۲۰۱، فتح الباری جلد ۴ ص ۲۶۹، طبع جدید دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)، الجامع لشعب الایمان للبیہقی جلد ۷ ص ۴۰۵ (الدار السّلفیہ ممبئ الہند)، مصنّف ابن ابی شیبہ جلد ۲ ص ۵۱۴۔ [۲۲] السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۲۹۹۔۲۹۲۔۲۹۱، مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۱۹۲، مسند احمد جلد ۱ ص ۲۲۷، مصنّف عبدالرزاق جلد ۴ ص ۲۹۳ حدیث نمبر ۷۸۶۱، بخاری جلد ۱ ص ۲۶۴، ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۳۱، مسلم جلد ۱ ص ۳۶۵، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۵۱۲، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۱۷۔

''رسول اللہ ﷺ مسلسل روزے رکھتے حتیٰ کہ ہم خیال کرتے اَب کبھی اِفطار نہیں فرمائیں گے اور بعض دفعہ روزہ ترک فرما دیتے یہاں تک کہ ہم سمجھتے اَب روزے نہیں رکھیں گے اور میں نے آپ ﷺ کو رمضان المبارک کے علاوہ کسی دوسرے مہینے میں پورا مہینہ اور شعبان (المعظم) کے علاوہ کسی دوسرے مہینے میں بکثرت روزے رکھتے نہیں دیکھا''۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، مجھ سے اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا:۔

''لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ يَصُوْمُ شَهْرًا اَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ فَاِنَّهٗ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهٗ وَكَانَ يَقُوْلُ خُذُوْا مِنَ الْعَمَلِ تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمِلُّوْا وَاَحَبُّ الصَّلٰوةَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ مَا دُوْمَ (مَادِيْمَ) عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّتْ وَكَانَ اِذَا صَلّٰى صَلَاةً دَوَامَ عَلَيْهَا [۲۳]

''نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ شعبان (المعظم) کے مہینہ سے زیادہ کسی مہینہ میں روزے نہیں رکھتے تھے۔ آپ سارا شعبان (المعظم) روزے رکھتے اور فرماتے جس قدر طاقت رکھتے ہو اُس قدر عمل کرو کیونکہ اللہ (جَلَّ جَلَالُہٗ) تنگ نہیں ہوتا حتیٰ کہ تم تنگ ہو جاتے ہو۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو وہ نماز پسند تھی جس پر ہمیشگی کی جائے اگرچہ قلیل ہو اور آپ ﷺ جب نماز پڑھتے تو اُس پر ہمیشگی فرماتے''۔

حضرت عبداللہ بن ابوقیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن ابوقیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:۔

سَمِعَ عَائِشَةُ تَقُوْلَ كَانَ اَحَبُّ الشُّهُوْرِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنْ يَّصُوْمَهٗ شَعْبَانَ ثُمَّ يَصِلَهٗ بِرَمَضَانَ [۲۴]

[۲۳] بخاری جلد ۱ ص ۲۶۲، مسلم جلد ۱ ص ۳۶۵، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۱۷، مسند احمد جلد ۶ ص ۱۲۸، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۲۹۲۔ ۲۱۰، مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۱۹۲، مصنف عبدالرزاق جلد ۴ ص ۲۹۴ حدیث نمبر ۷۸۵۹۔ [۲۴] سنن ابوداؤد جلد ۱ ص ۳۳۷، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۱۷۔

''میں نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سُنا کہ رسولِ کریم ﷺ کے نزدیک روزہ رکھنے میں شعبان (المعظم) کا مہینہ بہت زیادہ پسند تھا پھر آپ ﷺ اُسے رمضان المبارک سے ملا دیتے تھے''۔

اِس مضمون کی دیگر روایات ملاحظہ فرمائیں:۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں:

(۱) **كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ** ۲۵

''رسول اللہ ﷺ شعبان (المعظم کے روزوں) کو رمضان (المبارک کے روزوں) سے ملا دیتے تھے''۔

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی سے ایک اور روایت ہے، فرماتی ہیں:۔

(۲) **مَارَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ** ۲۶ ''میں نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پے در پے روزے رکھتے ہوں مگر شعبان (المعظم) اور رمضان (المبارک) کے''۔

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی سے ایک اور روایت ہے، فرماتی ہیں:۔

(۳) **اَلنَّبِيُّ ﷺ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَصُوْمُ مِنَ السَّنَةِ شَهْرًا تَآمًّا اِلَّا شَعْبَانَ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ** ۲۷ ''نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سوائے رمضان (المبارک) کسی مہینہ میں پورے مہینہ بھر روزے نہ رکھتے البتہ شعبان (المعظم) کے پورے روزے رکھتے اور رمضان (المبارک) سے ملا دیتے''۔

---

۲۵ ابن ماجہ ص ۱۲۰۔ ۲۶ ترمذی جلد ا ص ۱۵۵، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۴۵۹، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۱۸۔ ۲۷ ابوداؤد جلد ا ص ۳۲۶، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۱۸۔

حضرت ربیعہ بن غاز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت ربیعہ بن غاز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

اَنَّہٗ سَالَ عَائِشَۃَ عَنْ صِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ کَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ کُلَّہٗ حَتّٰی یَصِلَہٗ بِرَمَضَانَ ۲۸ ''انہوں نے اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں سوال کیا۔ اُنہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سارے شعبان (المعظم) کے روزے رکھتے یہاں تک کہ اُس کو رمضان (المبارک) کے ساتھ ملا دیتے''۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:-

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَصُوْمُ وَلَا یَفْطُرُ حَتّٰی نَقُوْلَ مَافِی نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ یَّفْطُرَ الْعَامَ ثُمَّ یَفْطُرُ فَلَا یَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ مَافِیْ لِنَفْسِہٖ اَنْ یَّصُوْمَ الْعَامَ وَکَانَ اَحَبُّ الصَّوْمِ اِلَیْہِ مِنْ شَعْبَانَ ۲۹

''رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان (المعظم) میں مسلسل روزے رکھتے حتی کہ ہم خیال کرتے اَب کبھی اِفطار نہیں فرمائیں گے۔ پھر جب روزہ چھوڑتے تو ہم خیال کرتے اَب کبھی روزہ نہیں رکھیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان (المعظم) میں روزے رکھنے کو بہت پسند فرماتے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:-

اِذَا کَانَ النِّصْفُ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا صَوْمَ حَتّٰی یَجِیْئَ رَمَضَانُ ۳۰ ''جب شعبان (المعظم کا) آدھا (مہینہ) گذر جائے تو پھر روزہ نہ رکھ جب تک رمضان (المبارک) نہ آجائے''۔

---

۲۸ ابن ماجہ ص ۱۲۰۔ ۲۹ الترغیب والترھیب جلد ۲ ص ۱۱۶۔ ۳۰ ابن ماجہ ص ۱۲۰۔

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُوْمُوْا** [۳۱]

یعنی ''جب شعبان (المعظم) آدھا گذر جائے تو پھر روزے نہ رکھو'' جب تک رمضان المبارک کا مہینہ نہ آئے۔

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **لَا تَقَدَّمُوْا صَوْمَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ صَوْمٌ يَّصُوْمُهٗ رَجُلٌ فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الصَّوْمَ** [۳۲] ''تم میں کوئی رمضان المبارک سے پہلے ایک روزہ یا دو روزے نہ رکھے مگر وہ جس کو روزہ رکھنے کی عادت ہو وہ روزہ رکھ لے''۔

مثلاً یہ کہ یا تو ہمیشہ شعبان المعظم کے پورے روزے رکھتا ہو یا پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتا ہو اور رمضان المبارک سے پہلے پیر یا جمعرات آجائے تو روزہ رکھ لے۔

(۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا بَقِيَ نِصْفُ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُوْمُوْا [۳۳]

''جب شعبان (المعظم) کا مہینہ آدھا رہ جائے تو روزہ نہ رکھو''

(۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- **لَا تَصُوْمُوا الشَّهْرَ بِيَوْمٍ وَلَا بِيَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يُّوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُوْمُهٗ اَحَدُكُمْ صُوْمُوْا بِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلَاثِيْنَ ثُمَّ اَفْطِرُوْا** [۳۴] ''ماہ (رمضان المبارک) سے ایک

---

[۳۱] ابوداؤد جلد ۱ ص ۳۲۶۔ [۳۲] ابوداؤد جلد ۱ ص ۳۲۶، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۲۷۰، حلیۃ الاولیا جلد ۳ ص ۳۷، نصب الرایۃ جلد ۲ ص ۴۴۰، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۲ ص ۴۳۸ باختلاف الفاظ، ابن ماجہ ص ۱۲۰، مسند احمد جلد ۲ ص ۴۹۸۔۴۳۸۔ [۳۳] ترمذی جلد ۱ ص ۱۵۵، نصب الرایۃ جلد ۲ ص ۴۴۱، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۴۵۹۔ [۳۴] ترمذی جلد ۱ ص ۲۱۵، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۴۵۹، درمنثور جلد ۱ ص ۴۶۷ (طبع جدید دار الفکر بیروت لبنان)۔

یا دو دن قبل روزہ نہ رکھو مگر یہ کہ وہ دن موافق ہو جائیں آخر شعبان (المعظم) کے کہ کوئی مسلمان ہمیشہ روزہ رکھتا تھا (یعنی رمضان سے قبل پیر یا جمعرات اور جمعۃ المبارک کا روزہ رکھتا تھا اور آخر شعبان (المعظم) میں وہی دن واقع ہو تو روزہ رکھنے میں کچھ مضائقہ نہیں) ویسے رمضان (المبارک) کا چاند دیکھ کر (رمضان المبارک کا) روزہ رکھو اور شوال (المکرّم) کا چاند دیکھ کر اِفطار کرو اور بادل ہوں تو تیس دن پورے کرو (اگر چاند کے نظر آنے کی معتبر شہادت نہ ملے)۔

(٦) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **لَا تَقَدَّمُوا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ اِلَّا رَجُلًا كَانَ يَصُوْمُ صَوْماً فَلْيَصُمْهُ** ۳۵ ''رمضان (المبارک) سے پہلے ایک یا دو دن روزہ نہ رکھو مگر وہ شخص (جس کا سالانہ معمول ہے یا ہفتہ وار پیر، جمعرات یا جمعۃ المبارک کا روزہ رکھنے کا معمول ہے) وہ روزہ رکھ لے''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی وہ روایات جو ترمذی، ابن ماجہ، ابو داؤد اور مسلم نے رقم کی ہیں کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نصف شعبان المعظم باقی رہ جائے تو روزے نہ رکھو۔ اِس حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ شعبان المعظم کے نصف آخر میں روزے رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ حالانکہ ترمذی شریف میں اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت مذکور ہے کہ اُنہوں نے فرمایا: میں نے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان المعظم اور رمضان المبارک کے سوا دو مہینے متواتر روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ بظاہر اِن دونوں حدیثوں میں تعارض ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو منکر کہا ہے، نیز خود حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ شعبان المعظم کے نصف آخر میں روزے رکھا کرتے تھے۔ لہٰذا اِنہی سے اِنہی کی حدیث منسوخ ہے کیونکہ جب راوی کا عمل اُس کی روایت کے

۳۵ مصنف ابن ابی شیبہ جلد۲ ص ۴۳ (طبع جدید دار الفکر)، نصب الرایۃ جلد۲ ص ۴۴۰، ترمذی جلد ۱ ص ۱۴۷، صحیح مسلم جلد ۱ ص ۳۴۸۔

مخالف ہوتو وہ اِس بات کی دلیل ہوتا ہے کہ روایت منسوخ ہے اِس لئے کہ صرف رائے اور عقل سے نص منسوخ نہیں ہوسکتی''۔ ۳۶

شعبان المعظم میں زیادہ روزے رکھنے کی حکمت:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ شعبان المعظم کے سارے مہینے کے روزے رکھتے ۔فرماتی ہیں' میں نے عرض کیا' **یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَحَبُّ الشُّھُوْرِ اِلَیْکَ اَنْ تَصُوْمَہٗ شَعْبَانَ؟قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَکْتُبُ فِیْہِ عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ مَیْتَۃً تِلْکَ السَّنَۃَ فَاَحَبُّ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ اَجَلِیْ اَنَا صَائِمٌ** ۳۷

''یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کیا آپ ﷺ کے نزدیک شعبان (المعظم) کا مہینہ بہت محبوب ہے کہ آپ ﷺ (اِس مہینے کے پورے) روزے رکھتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ) ہراُس شخص کا نام لکھ دیتا ہے جس نے اِس سال اِس دارِفانی کو خیرباد کہنا ہوتا ہے تو میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میرا نام ایسی حالت میں لکھا جائے کہ میں روزے سے ہوں''۔

شعبان المعظم کی پندرہویں رات

فَصْلٌ وَقِیْلَ اِنَّمَا سُمِّیَتْ لَیْلَۃُ الْبَرَآءَۃِ وَ لِاَنَّ فِیْھَا بَرَآءَ تَیْنِ بَرَآءَۃٌ لِّلْاَشْقِیَاءِ مِنَ الرَّحْمٰنِ وَبَرَآءَۃٌ لِّلْاَوْلِیَآءِ مِنَ الْخُذْلَانِ وَقَدْرُوِیَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ اِذَا کَانَ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِطَّلَعَ اللّٰہُ عَلٰی خَلْقِہٖ اِطِّلَاعَۃً فَیَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَیَمْھِلُ لِلْکَافِرِیْنَ وَیَدَعُ اَھْلَ الْحِقْدِ بِحِقْدِھِمْ حَتّٰی یَدْعُوْہُ قِیْلَ اِنَّ لِلْمَلَآئِکَۃِ لَیْلَتَیْ عِیْدٍ فِی السَّمَآءِ کَمَا اَنَّ لِلْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَیْ عِیْدَیْنِ فِی الْاَرْضِ فَعِیْدُ الْمَلَآئِکَۃِ لَیْلَۃُ الْبَرَآءَۃِ

---

۳۶ تفہیم البخاری جلد۳ ص ۲۵۶۔ ۳۷ الترغیب والترہیب جلد۲ ص ۱۱۷۔

وَ لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ وَعِيۡدُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ يَوۡمُ الۡفِطۡرِ وَيَوۡمُ الۡاَضۡحٰى وَعِيۡدُ الۡمَلٰئِكَةِ بِاللَّيۡلِ لِاَنَّهُمۡ لَا يَنَامُوۡنَ وَعِيۡدُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ بِالنَّهَارِ لِاَنَّهُمۡ يَنَامُوۡنَ وَقِيۡلَ اِنَّ الۡحِكۡمَةَ فِيۡ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَظۡهَرَ لَيۡلَةَ الۡبَرَآءَةِ وَاَخۡفٰى لَيۡلَةَ الۡقَدۡرِ لِاَنَّ لَيۡلَةَ الۡقَدۡرِ لَيۡلَةُ الرَّحۡمَةِ وَالۡغُفۡرَانِ وَالۡعِتۡقِ مِنَ النِّيۡرَانِ اَخۡفَاهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِئَلَّا يَتَّكِلُوۡا عَلَيۡهَا وَاَظۡهَرَ لَيۡلَةَ الۡبَرَآءَةِ لِاَنَّهَا لَيۡلَةُ الۡحُكۡمِ وَالۡقَضَآءِ وَلَيۡلَةُ السَّخَطِ وَالرِّضٰى لَيۡلَةُ الۡقَبُوۡلِ وَالرَّدِّ وَالۡوُصُوۡلِ وَالصَّدِّ لَيۡلَةُ السَّعَادَةِ وَالشَّقَاوَةِ الۡكَرَامَةِ وَالنَّقَا فَوَاحِدٌ فِيۡهَا يُسۡعَدُ وَالۡاٰخَرُ فِيۡهَا يُبۡعَدُ وَ وَاحِدٌ يُّجۡزٰى وَاحِدٌ يُّخۡزٰى وَ وَاحِدٌ يُّكۡرَمُ وَاٰخَرُ يُحۡرَمُ وَاحِدٌ يُّؤۡجَرُ وَ اٰخَرُ يُهۡجَرُ فَكَمۡ مِّنۡ كَفَنٍ مَّغۡسُوۡلٍ وَّصَاحِبُهٗ فِي السُّوۡقِ مَشۡغُوۡلٌ وَكُمۡ مِّنۡ قَبۡرٍ مَحۡفُوۡرٍ وَصَاحِبُهٗ بِالسُّرُوۡرِ مَغۡرُوۡرٌ وَكَمۡ مِّنۡ فَمٍ ضَاحِكٍ وَهُوَ عَنۡ قَرِيۡبٍ هَالِكٌ وَكَمۡ مِّنۡ مَنۡزِلٍ كَمُلَ بِنَآءُهٗ وَصَاحِبُهٗ قَدۡ اٰزَنَّ فَنَاءُهٗ وَكَمۡ مِّنۡ عَبۡدٍ يَرۡجُو الثَّوَابَ فَيَبۡدُوۡلَهُ الۡعِقَابُ وَكَمۡ مِّنۡ عَبۡدٍ يَرۡجُو الۡبَشَارَةَ فَتَبۡدُوۡلَهُ الۡخَسَارَةُ وَكَمۡ مِنۡ عَبۡدٍ يَرۡجُو الۡجِنَانَ فَتَبۡدُوۡلَهُ النِّيۡرَانُ وَكَمۡ مِّنۡ عَبۡدٍ يَرۡجُو الۡوَصۡلَ فَيَبۡدُوۡلَهُ الۡفَصۡلُ وَكَمۡ مِّنۡ عَبۡدٍ يَرۡجُو الۡعَطَآءَ فَيَبۡدُوۡلَهُ الۡبَلَآءُ وَكَمۡ مِنۡ عَبۡدٍ يَرۡجُو الۡمُلۡكَ فَيَبۡدُوۡلَهُ الۡهَلَكُ وَقِيۡلَ اِنَّ الۡحَسَنَ الۡبَصۡرِيَّ رَحِمَهُ اللّٰهُ كَانَ يَخۡرُجُ مِنۡ دَارِهٖ يَوۡمَ النِّصۡفِ مِنۡ شَعۡبَانَ وَكَانَ وَجۡهُهٗ قَدۡ قُبِّرَ وَدُفِنَ ثُمَّ اُخۡرِجَ مِنۡ قَبۡرِهٖ فَقِيۡلَ لَهٗ فِيۡ ذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا الَّذِيۡ اِنۡكَسَرَتۡ سَفِيۡنَتُهٗ بِاَعۡظَمَ مُصِيۡبَةٍ مِّنِّيۡ قِيۡلَ لَهٗ وَلِمَ ذٰلِكَ قَالَ لِاَنِّيۡ مِنۡ ذُنُوۡبِيۡ عَلٰى يَقِيۡنٍ وَمِنۡ حَسَنَاتِيۡ عَلٰى وَجَلٍ فَلَا اَدۡرِيۡ اَتُقۡبَلُ مِنِّيۡ اَمۡ تُرَدُّ عَلَيَّ [۳۸]

[۳۸] غنیۃ الطالبین ص ۳۶۴ تا ۳۶۵۔

''فصل شب برات کے بیان میں'' اِس رات کا نام شب برأت اِس سبب سے ہوا کہ اِس رات میں دو ناراضگیاں ہیں ایک تو بدبختوں کو رحمٰن سے بیزاری ہے اور دوسرا دوستانِ رحمٰن جلّ وعلاء کو گمراہی سے بیزاری ہے اور روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ جب وسط ماہِ شعبان (المعظم) کی رات آتی ہے تو حق تعالیٰ اپنی خلق کے اَحوال پر متوجہ ہوتا ہے، مسلمانوں کو بخشتا ہے اور کافروں کو اپنے حال پر چھوڑتا ہے اور شتر کینہ آدمیوں کو اُسی کینہ کی حالت میں چھوڑ دیتا ہے۔ اُس وقت تک اُن سے راضی نہیں ہوتا ہے جب تک وہ اپنی عادت نہ چھوڑیں اور کہا جاتا ہے کہ آسمان پر فرشتوں کے واسطے دو راتیں' عید کی ہیں جیسے کہ مسلمانوں کے واسطے زمین میں دو دن عید کے ہیں۔ فرشتوں کی عید شب برأت اور شب قدر کو ہوتی ہے۔ اور مسلمانوں کی عید، عید الفطر و عید الضحیٰ کے دنوں میں واقع ہوتی ہے۔ فرشتوں کی عیدیں رات میں اِس واسطے مقرر ہیں کہ وہ سوتے نہیں اور مسلمانوں کی عیدیں دن میں واقع ہوتی ہیں کیونکہ وہ رات میں سوتے ہیں۔ اور کہا گیا ہے کہ اِس میں حکمتِ خداوندی یہ ہے کہ شب برأت کو تو ظاہر کر دیا گیا اور شب قدر کو پوشیدہ کیا۔ اِس واسطے کہ شب قدر رحمت و آمرزش اور دوزخ سے آزاد ہونے کی رات ہے۔ اُس رات کو اللہ (تبارک و تعالیٰ) نے چھپا ڈالا تاکہ سب لوگ اُس رات پر تکیہ نہ کر لیں۔ اور شب برأت کو اِس واسطے ظاہر کیا کہ وہ رات حکم کی رات ہے وہ قہر و رضا کی رات ہے اور قبول و رد نزدیکی و دُوری و سعادت و شقاوت و کرامت و پرہیز گاری کی رات ہے۔ ایک کو اُس رات میں نیک بخت کیا جاتا ہے اور دوسرا مردود کیا جاتا ہے۔ ایک جزا دیا جاتا ہے دوسرا خوار کیا جاتا ہے۔ ایک بزرگی دیا جاتا ہے دوسرا محروم کیا جاتا ہے۔ ایک اَجر دیا جاتا ہے اور دوسرا دُور پھینکا جاتا ہے۔ بہت سے لوگ جن کا کفن تیار ہے بازار میں خرید و فروخت میں مشغول ہیں اور بہت سے لوگ اَیسے ہیں جن کی قبر کھودی ہوئی موجود ہے اور وہ خوشی و خرمی میں مشغول و مغرور ہیں اور بہت سے منہ ہنسنے والے ہیں جو عنقریب ہلاک ہونے والے ہیں اور بہت سے اَیسے محل تیاری کے قریب ہیں جن کے صاحب فنا ہونے کے قریب ہیں اور بہت سے بندے ثواب کے اُمیدوار ہیں اور اُن کے

واسطے عذاب ظاہر ہونے والا ہے اور بہت سے بندے بشارت کی اُمید رکھتے ہیں اور اُن کو نقصان پہنچنے والا ہے اور بہت سے بہشت کے اُمیدوار ایسے ہیں جن کو دوزخ نصیب ہوتی ہے اور بہت بندے ایسے ہیں جو وصل کی اُمید رکھتے ہیں اور اُن کے نصیب میں جدائی لکھی ہے۔ اور بہت سے بندے ایسے ہیں کہ بخشش کی اُمید رکھتے ہیں اور اُن پر بلا نازل ہوتی ہے۔ اور بہت سے بندے ہیں جو بادشاہت پانے کی اُمید رکھتے ہیں اور اُن کو ہلاکت نصیب ہوتی ہے اور کہا گیا ہے کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ اکثر اپنے گھر سے شعبان المعظم کے درمیان کے دن نکلتے اور آپ کا چہرہ ایسا معلوم ہوتا تھا گویا کہ قبر سے مردہ نکل آیا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ کیا سبب ہے؟ جواب دیا میں اپنے گناہوں پر یقین رکھتا ہوں اور اُس کے مواخذہ سے پُر حذر ہوں۔ نہیں جانتا ہوں کہ میرے اعمال قبول کئے جائیں گے یا رد کئے جائیں گے''۔

چار راتوں میں نیکیوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:-

یَفْتَحُ اللّٰهُ الْخَیْرَ فِیْ اَرْبَعِ لَیَالٍ لَیْلَةِ الْاَضْحٰی وَالْفِطْرِ، لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَفِیْ لَیْلَةِ عَرْفَةَ اِلَی الْاَذَانِ ، نِیْخَ فِیْهَا الْاٰجَالُ وَالْاَرْزَاقُ وَیُکْتَبُ فِیْهَا الْحَاجُّ [۳۹]

اللہ (تبارک وتعالیٰ) چار راتوں میں نیکیوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ ۱ شب (عید) الاضحیٰ ۲ شب (عید) الفطر ۳ شب عرفہ اور ۴ شب وسطِ شعبان (المعظم)۔ کہ اِس میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ لوگوں کی عمریں اور رزق لکھتا ہے اور اِس رات میں حاجیانِ خانہ کعبہ کا شمار لکھتا ہے۔ (یعنی جن کی عمریں اور رزق ختم ہو رہا ہے اور جو حج کے لئے جائیں گے، سب کے نام لکھے جاتے ہیں)۔

---

[۳۹] درمنثور ا جلد ۷ ص ۴۰۲' غنیۃ الطالبین مترجم ص ۳۶۳۔

نبی الانبیاء ﷺ شب برأت کیسے گزارتے؟

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ میرے حجرۂ مبارک میں کملی اَوڑھے آرام فرماتھے شعبان المعظم کی پندرھویں شب تھی۔ آپ ﷺ کملی سے باہر تشریف لائے۔ (آپ فرماتی ہیں) میری کملی ابریشم قنز وکتان، خزاور سوت کے کپڑے سے نہ تھی یہ سب عمدہ ریشمی کپڑوں کی قسمیں ہیں، آپ فرماتی ہیں، وہ بکری کے بال کی تھی اور اُونٹ کے بال بھی اِس میں ملے ہوئے تھے۔ پچھلی رات رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو بستر پر نہ پاکر میں پریشان ہوئی اور خیال کیا شاید اپنی اَزواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن میں سے کسی کے ہاں تشریف لے گئے ہیں چنانچہ میں اُٹھی پہلے اپنے حجرۂ مبارک میں آپ ﷺ کو تلاش کرنے لگی۔ میرا ہاتھ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے پاؤں مبارک کو لگ گیا۔ اُس وقت سجدۂ اَنور میں تھے اور دُعا فرمارہے تھے۔ میں نے یہ دُعا حفظ کرلی۔ آپ ﷺ نے نہایت شانِ عبدیت کے ساتھ بارگاہِ صمدیت میں عرض کیا۔

سَجَدَ لَکَ سَوَادِیْ وَخَیَالِیْ وَاٰمَنَ بِکَ فُؤَادِیْ اَبُوْءُ لَکَ بِالنِّعَمِ وَاَعْتَرِفُ لَکَ بِالذَّنْبِ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِرَحْمَتِکَ نِقْمَتِکَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصٰی ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ ۴۰؎

''سجدہ کیا تیرے حضور میری آنکھوں کی سیاہی اور میرے خیال نے اور میرا دِل تیرے ساتھ اِیمان لایا۔ تیری نعمتوں کو قبول کیا (اپنے رَبّ کے حضور اِنتہائی اِظہار عاجزی کرتے ہوئے عرض کیا) اپنی تاریکی گناہ پر تیرے حضور اِقرار کرتا ہوں

۴۰؎ مجمع الزوائد جلد۲ ص ۱۲۸، درمنثور جلد۷ ص ۴۰۴، کنز العمال حدیث نمبر ۱۹۸۱۲۔

میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، مجھے بخشش (کے تحفے) عطا فرما۔ سوائے تیرے، گناہوں کا کوئی بخشنے والا نہیں، میں تیرے عذاب سے تیری معافی کی پناہ ڈھونڈتا ہوں اور تیرے غضب سے تیری رضا مندی کی پناہ تلاش کرتا ہوں۔ میں تیری حمد و ثناء کو شمار نہیں کر سکتا۔ جیسے تو نے خود اپنی ثناء کی ہے''۔

(یہ دُعا آپ ﷺ نے اپنے ربِّ کریم کے حضور اظہارِ بندگی بجالاتے ہوئے کی اور دراصل یہ تعلیم ہے اُمّت کو کیونکہ آپ ﷺ تو معصوم عن الخطاء ہیں، ہر قسم کے جرم وعصیاں سے پاک ہیں)۔

شعبان المعظم کی پندرہویں رات کی عنایات

وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اِنَّهُ قَالَ جَآءَ نِیْ جِبْرَآئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَقَالَ لِیْ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَکَ اِلَى السَّمَآءِ قَالَ قُلْتُ لَهٗ مَاهٰذِهِ اللَّيْلَةُ قَالَ هٰذِهٖ لَيْلَةٌ يَّفْتَحُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى فِيْهَا ثَلَاثَ مَائَةِ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الرَّحْمَةِ يَغْفِرُ لِكُلِّ مَنْ لَّا يُشْرِکُ بِهٖ شَيْئًا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ سَاحِرًا اَوْ كَاهِنًا اَوْمُدْ مِنَ خَمْرٍ اَوْمُصِرًّا عَلَى الرِّبٰوا وَالزِّنَا فَاِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَا يَغْفِرُ لَهُمْ حَتّٰى يَتُوْبُوْا فَلَمَّا كَانَ رُبُعُ الَّيْلِ نَزَلَ جِبْرَآئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَکَ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ فَاِذَا اَبْوَابُ الْجَنَّةِ مَفْتُوْحَةٌ وَعَلَى الْبَابِ الْاَوَّلِ مَلَکٌ يُّنَادِیْ طُوْبٰى لِمَنْ رَكَعَ فِیْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَعَلَى الْبَابِ الثَّانِیْ مَلَکٌ يُّنَادِیْ طُوْبٰى لِمَنْ سَجَدَ فِیْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَعَلَى الْبَابِ الثَّالِثِ مَلَکٌ يُّنَادِیْ طُوْبٰى لِمَنْ دَعَا فِیْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَعَلَى الْبَابِ الرَّابِعِ مَلَکٌ يُّنَادِیْ طُوْبٰى لِلذَّاكِرِيْنَ فِیْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَعَلَى الْبَابِ الْخَامِسِ مَلَکٌ يُّنَادِیْ طُوْبٰى لِمَنْ بَكَامِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ فِیْ هٰذِهٖ

اللَّيلَةِ وَعَلَى الْبَابِ السَّادِسِ مَلَكٌ يُنَادِيْ طُوبَى لِلْمُسْلِمِينَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَعَلَى الْبَابِ السَّابِعِ مَلَكٌ يُنَادِيْ هَلْ مِنْ سَآئِلٍ فَيُعْطَى سُوَالُهُ وَعَلَى الْبَابِ الثَامِنِ مَلَكٌ يُنَادِيْ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيغْفَرُلَهُ فَقُلْتُ يَاجِبْرَآئِيلُ اِلٰى مَتٰى تَكُونُ هٰذِهِ الْاَبْوَابُ مَفْتُوحَةٌ قَالَ اِلٰى طُلُوعِ الْفَجْرِمِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِيهَا عُتَقَآءُ مِنَ النَّارِ بِعَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ [۴۱]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام شعبان (المعظم) کی پندرہویں رات کو میرے پاس حاضر ہوئے اور مجھے عرض کیا: یا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) آسمان کی طرف اپنا سر انور اُٹھائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے کہا یہ کیسی رات ہے؟ عرض کیا یہ ایک رات ہے جس میں اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) رحمت کے تین سو دروازے کھول دیتا ہے۔ اللہ (ربُّ العالمین) اُن تمام لوگوں کی بخشش فرمادیتا ہے جو اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے مگر ''ساحر''، ''کاہن'' ''شراب خور'' ''سود خور'' اور ''زانی'' کو نہیں بخشتا جب تک کہ وہ توبہ نہ کریں''۔

پھر جب رات کا چوتھائی حصہ گزرا تو (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) پھر نازل ہوئے اور (حسبِ سابق) عرض کیا یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) اپنا سرِ انور آسمان کی طرف اُٹھایئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سرِ انور اُٹھایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے ہیں کہ جنت کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔

پہلے دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے، خوشخبری ہے اُس کے لئے جو آج کی شب رکوع میں ہے۔

دوسرے دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے، خوشخبری ہے اُس کے لئے جو آج کی رات سجدہ کرتا ہے۔

---

[۴۱] غنیۃ الطالبین ص نمبر ۳۶۴۔

تیسرے دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے، خوشخبری ہے اُس کے لئے جو آج کی رات دُعا کرتا ہے۔

چوتھے دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے، خوشخبری ہے اُن کے لئے جو آج کی رات ذکر کرنے والے ہیں۔

پانچویں دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے، خوشخبری ہے اُس شخص کے لئے جو آج کی رات خوفِ خدا سے روتا ہے۔

چھٹے دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے، خوشخبری ہے ہر مسلمان کو آج کی رات

ساتویں دروازے پر ایک فرشتہ ندا کرتا ہے۔ آیا' ہے کوئی کہ سوال کرے اور اُس کا سوال پورا کیا جائے۔

آٹھویں دروازے پر ایک فرشتہ ندا کرتا ہے۔ آیا' ہے کوئی بخشش طلب کرنے والا کہ وہ بخشا جائے؟۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں' میں نے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام سے پوچھا یہ دروازے کب تک کھلے رہیں گے؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: اوّل شب سے صبح کے طلوع ہونے تک اور پھر عرض کیا' یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) اِس رات اللہ (عزوجل) دوزخ کی آگ سے بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر اپنے بندوں کو آزادی عطا فرماتا ہے''۔

پندرھویں شب کو جنت البقیع جانا اور طویل سجدہ سے نماز پڑھنا:

وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَوَضَعَ عَنْهُ ثَوْبَیْهِ، ثُمَّ لَمْ یَسْتَتِمَّ أَنْ قَامَ فَلَبِسَهُمَا، فَأَخَذَتْنِی غَیْرَةٌ شَدِیْدَةٌ ظَنَنْتُ أَنَّهُ یَأْتِیْ بَعْضَ صُوَیْحِبَاتِی، فَخَرَجْتُ أَتْبَعُهُ، فَأَدْرَکْتُهُ بِالْبَقِیْعِ (بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ) یَسْتَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالشُّهَدَاءِ فَقُلْتُ، بِأَبِیْ وَأُمِّیْ أَنْتَ فِیْ حَاجَةِ رَبِّکَ، وَأَنَا فِیْ حَاجَةِ الدُّنْیَا، فَانْصَرَفْتُ

فَدَخَلْتُ حُجْرَتِیْ ، وَلِیَ نَفَسٌ عَالٍ، وَلَحِقَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ: مَا ھٰذَا النَّفَسُ یَا عَائِشَۃُ ؟ قُلْتُ: بِأَبِیْ وَاُمِّیْ أَتَیْتَنِیْ فَوَضَعْتَ عَنْکَ ثَوْبَیْکَ، ثُمَّ لَمْ تَسْتَتِمَّ أَنْ قُمْتَ فَلَبِسْتَھُمَا، فَاَخَذَتْنِیْ غَیْرَۃٌ شَدِیْدَۃٌ ظَنَنْتُ أَنَّکَ تَاْتِیْ بَعْضَ صُوَیْحِبَاتِیْ حَتّٰی رَأَیْتُکَ بِالْبَقِیْعِ تَصْنَعُ مَا تَصْنَعُ ، فَقَالَ: یَا عَائِشَۃُ أَکُنْتِ تَخَافِیْنَ أَنْ یَّحِیْفَ اللّٰہُ عَلَیْکِ وَرَسُوْلُہٗ أَتَانِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ ، فَقَالَ ھٰذِہٖ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ ، وَلِلّٰہِ فِیْھَا عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ بِعَدَدِ شُعُوْرِ غَنَمِ کَلْبٍ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ فِیْھَا إِلٰی مُشْرِکٍ، وَلَا مُشَاحِنٍ ، وَلَا إِلٰی قَاطِعِ رَحِمٍ، وَلَا إِلٰی مُسْبِلٍ وَلَا إِلٰی عَاقٍ لِوَالِدَیْہِ ، وَلَا إِلٰی مُدْمِنِ خَمْرٍ ، قَالَ : ثُمَّ وَضَعَ عَنْہُ ثَوْبَیْہِ ، فَقَالَ لِیْ: یَا عَائِشَۃُ تَأْذَنِیْنَ لِیْ فِیْ قِیَامِ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ؟ قُلْتُ: بِأَبِیْ وَاُمِّیْ، فَقَامَ فَسَجَدَ لَیْلًا طَوِیْلًا حَتّٰی ظَنَنْتُ أَنَّہٗ قَدْ قُبِضَ ، فَقُمْتُ أَلْتَمِسُہٗ وَوَضَعْتُ یَدِیْ عَلٰی بَاطِنِ قَدَمَیْہِ، فَتَحَرَّکَ فَفَرِحْتُ، وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِہٖ: أَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عِقَابِکَ، وَأَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَأَعُوْذُبِکَ مِنْکَ، جَلَّ وَجْھُکَ لَا أُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ أَنْتَ کَمَا أَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَکَرْتُھُنَّ لَہٗ، فَقَالَ: یَا عَائِشَۃُ تَعَلَّمِیْھِنَّ، فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: تَعَلَّمِیْھِنَّ وَعَلِّمِیْھِنَّ ، فَإِنَّ جِبْرَآئِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلَّمَنِیْھِنَّ ، وَأَمَرَنِیْ أَنْ أُرَدِّدَھُنَّ فِی السُّجُوْدِ [۴۲]

''اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ میرے ہاں تشریف فرما ہوئے آپ ﷺ کے لئے بستر بچھایا گیا۔ مگر آپ ﷺ نے بستر پر آرام نہ فرمایا۔ آپ ﷺ میرے حجرۂ (اَنور) سے نکلے، میں نے خیال کیا آپ ﷺ کسی اور زوجہ مطہرہ

[۴۲] الترغیب والترہیب جلد۳ ص ۴۶۰ ؛ غنیۃ الطالبین ص ۳۲۶ ؛ الجامع لشعب الایمان للبیہقی جلد ۷ ص ۳۰۹ ۔ ۳۲۰ ۔ ۳۱۹ ؛ درمنثور جلد ۷ ص ۴۰۳ ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے ہیں۔ میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے نکلی مگر میں نے آپ ﷺ کو (جنت) البقیع میں پایا۔ وہاں آپ ﷺ مومن مردوں اور مومنہ عورتوں اور شہداء کی بخشش کے لئے اِستغفار فرما رہے تھے۔ تو میں نے (رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ سے دِل میں) عرض کیا' (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں، آپ ﷺ تو اللہ (عزوجل) کے کام میں لگے ہیں اور میں دنیوی حاجت میں ہوں۔ میں واپس لوٹی اور اپنے حجرے میں آ گئی اور میرا سانس پھولا ہوا تھا۔ پھر رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ تشریف لائے اور مجھے ملے اور فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنک یہ سانس کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا' میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں، آپ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے۔ میں نے آپ ﷺ کے آرام کے لئے بستر بچھایا مگر آپ ﷺ نے آرام نہ فرمایا اور باہر نکل گئے تو میں نے گمان کیا شاید آپ ﷺ کسی اور زوجہ مطہرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے ہاں تشریف لے گئے مگر میں نے آپ ﷺ کو (ڈھونڈنے کے بعد) جنت البقیع میں پایا، وہاں جو آپ ﷺ عمل مبارک فرما رہے تھے اُسے ملاحظہ کیا: (اور پھر میں جلدی جلدی واپس آ گئی اِس لئے میرا سانس پھولا ہوا ہے) رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں اِس بات کا خوف ہوا کہ اللہ عزوجل اور اُس کا رسول ﷺ تجھ پر ظلم کریں گے؟ میرے پاس (حضرت) جبرائیل (امین علیہ السلام) حاضر ہوئے اور عرض کیا' یہ شعبان (المعظم) کی پندرھویں رات ہے (ابن ماجہ ص ۱۰۰) اِس رات اللہ (تبارک وتعالیٰ) بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر جہنم سے لوگوں کو آزادی عطا فرماتا ہے۔ مگر اِس رات اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) مشرک، کینہ پرور، قاطع رحم، پاجامہ ٹخنوں سے نیچے رکھنے والے' ماں باپ کو ستانے والے اور ہمیشہ شراب پینے والے کی طرف نگاہِ کرم نہیں فرماتا۔ اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنک) تم اجازت دو تاکہ میں آج کی رات قیام کروں۔ میں نے عرض کیا (کیوں نہیں! یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں۔

پھر آپ ﷺ (نماز کے لئے) کھڑے ہوئے، (بعدازیں) طویل سجدہ فرمایا، جس سے مجھے اندیشہ ہوا شاید آپ ﷺ کی روح پرواز کر گئی ہے تو میں نے آپ ﷺ کے (نورانی) پاؤں (مبارک) کے تلوے (مبارک) کو ہاتھ لگایا تو آپ ﷺ نے اُسے ہلایا اور مجھے بہت فرحت حاصل ہوئی۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو سجدہ میں دُعا کرتے سنا (جو پچھلے صفحات میں آپ پڑھ چکے ہیں) یعنی **اَعُوْذُ بِعَفُوِّکَ مِنْ عَقَابِکَ** سے لے کر **کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ** تک۔

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں پھر صبح ہوئی تو میں نے اِن دُعائیہ کلمات کا آپ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اِن کلمات کو سیکھ لیا۔ عرض کیا' جی ہاں! یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) فرمایا: تم خود بھی سیکھ لو اور اَوروں کو بھی سکھلا دو۔ کیونکہ (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) نے (اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے) مجھے یہ کلمات بتائے اور عرض کیا کہ میں اِن کلمات کو سجدہ میں پڑھوں''۔

شعبان المعظم کی پندرھویں شب' نبی کریم ﷺ کی نماز:

اُمُّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں: **قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلّٰی فَاَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهٗ قَدْ قُبِضَ فَلَمَّا رَاَیْتُ ذٰلِکَ قُمْتُ حَتّٰی حَرَّکْتُ اِبْهَامَهٗ فَتَحَرَّکَ فَرَجَعْتُ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ فِی السُّجُوْدِ**

ایک شعبان (المعظم) کی پندرھویں شب' حضور ﷺ نے نماز اَدا فرمائی جس میں مختصر قیام فرمایا (جس میں ایک مرتبہ سورۃ الحمد شریف اور آیات کے لحاظ سے مختصر سورت پڑھی، پڑھنے کے بعد رکوع کیا) اور سجدے میں چلے گئے۔ اتنا لمبا سجدہ فرمایا کہ میں نے گمان کیا شاید آپ ﷺ کی روح پرواز کر گئی ہے تو میں نے آپ ﷺ کے پاؤں مبارک کو ہاتھ لگایا تو آپ ﷺ نے حرکت دی۔ پھر دوسری رکعت

میں، پہلی رکعت کی طرح قیام اور قراٗت فرمائی اور لمبے وقت تک سجدہ میں پڑے رہے اور سجدوں میں یہ دُعا پڑھی:۔

اَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عِقَابِکَ وَاَعُوْذُ بِرَضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ اِلَیْکَ لَا اَحْصٰی ثَنَآءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ [۴۳] ''اے بارِخدایا تیرے عفو کی پناہ ڈھونڈتا ہوں تیرے عذاب سے اور تیری رضا کی پناہ ڈھونڈتا ہوں تیرے قہر سے اور تیرے ساتھ تجھ ہی سے پناہ ڈھونڈتا ہوں۔ تیری ذاتِ بزرگ ہے۔ میں تیری صفت وثناء بیان نہیں کرسکتا جیسی تو نے خود اپنی صفت وثناء بیان فرمائی''۔

فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَفَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ قَالَ ! یَا عَائِشَةُ اَوْ یَا حُمَیْرَاءُ، اَظَنَنْتِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَدْ خَاسَ بِکِ؟ قُلْتُ: لَا وَاللّٰهُ، یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰکِنِّیْ ظَنَنْتُ اِنَّکَ قَدْ قُبِضْتَ لِطُوْلِ سُجُوْدِکَ فَقَالَ اَتَدْرِیْنَ اَیُّ لَیْلَةٍ هٰذِهٖ؟ قُلْتُ اللّٰهَ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ: هٰذِهٖ لَیْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَطَّلِعُ عَلٰی عِبَادِهٖ فِیْ لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لِلْمُسْتَغْفِرِیْنَ وَیَرْحَمُ الْمُسْتَرْحِمِیْنَ وَیُؤَخِّرُ اَهْلَ الْحِقْدِ کَمَاهُمْ [۴۴]

''پھر آپ ﷺ نے اپنے سرِ انور کو سجدہ سے اُٹھایا اور نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنک یا فرمایا: اے حمیرا (رضی اللہ تعالیٰ عنک) کیا تو نے خیال کیا کہ تیرے ساتھ انصاف نہیں کیا؟ فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا نہیں! اللہ کی قسم یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) بلکہ میں نے گمان کیا تھا کہ طویل سجدہ میں شاید آپ ﷺ کی روح مبارک قبض کرلی گئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتی ہو کہ یہ رات کون سی ہے؟ اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ

---

[۴۳] درمنثور جلد ۷ ص ۴۰۳۔ [۴۴] الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۱۹، جلد ۳ ص ۴۶۱، الجامع لشعب الایمان جلد ۷ ص ۴۱۷۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا اللہ (جل جلالہ) اور اُس کے رسول ﷺ سب سے زیادہ خوب جانتے ہیں تو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: یہ شعبان (المعظم) کے نصف کی رات ہے (یعنی پندرھویں شعبان المعظم کی رات)۔ بے شک اللہ (عزوجل) اس رات اپنے بندوں پر خصوصی نگاہِ کرم فرماتا ہے۔ رحم چاہنے والوں پر رحم فرماتا ہے اور کینہ پروروں کو اُن کی حالت پر چھوڑ دیتا ہے"۔

بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر بخشش:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ میرے حجرۂ مبارک میں جلوہ اَفروز تھے، رات کے وقت میں نے آپ ﷺ کو بسترِ انور پر نہ پایا۔

فَخَرَجْتُ اَطْلُبُهُ، فَاِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ رَافِعًا رَاْسَهُ اِلَى السَّمَآءِ، فَقَالَ يَا عَائِشَةُ " كُنْتِ تَخَافِيْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهُ قُلْتُ: مَابِيْ مِنْ ذٰلِكَ ، وَلٰكِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا، فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ [۴۵]

"میں آپ ﷺ کو ڈھونڈنے نکلی۔ دیکھا، آپ ﷺ جنت البقیع میں ہیں اور اپنے سرِ انور کو آسمان کی طرف اُٹھائے ہوئے ہیں۔ فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنک) آپ ڈرتی تھیں کہ اللہ (جل سلطانہ) اور اُس کا رسول ﷺ تیرے اُوپر ظلم کریں گے۔ عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں نے خیال کیا شاید آپ ﷺ دوسری زوجۂ مطہرہ کے حجرہ میں تشریف لے گئے ہیں۔ فرمایا: بے شک (اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ) شعبان (المعظم) کی پندرھویں رات میں خصوصی طور پر آسمانِ دُنیا پر نزولِ اَجلال فرماتا ہے اور بنی کلب کی بکریوں کے بالوں

۴۵ مصنّف ابن ابی شیبہ جلد ۱۰ ص ۴۳۸، مواہب الرحمان جلد ۸ ص ۲۱۵، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۲۹۹، درمنثور جلد ۷ ص ۴۰۲، ابن ماجہ ص ۱۰۰، ترمذی جلد ۱ ص ۱۵۶، مسند احمد ۶ ص ۲۳۸، قرطبی جلد ۸ جز ۱۶ ص ۸۵۔

کی تعداد کے برابر لوگوں کو بخش دیتا ہے''۔

حضرت عثمان بن مغیرہ بن اخنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: **تُقْطَعُ الآجَالُ مِنْ شَعْبَانَ اِلٰی شَعْبَانَ حَتّٰی اَنَّ الرَّجُلَ لِيَنْكِحَ وَيُوْلِدُ وَقَدْ اَخْرَجَ اسْمَهٗ مِنَ الْمَوْتٰی يَنْكِحَ** ۴۶

''شعبان (المعظم) میں اگلے شعبان (المعظم) تک کے تمام کام مقرر کر دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ جس کا نکاح ہونا ہے اور اولاد کا اور جس نے مرنا ہو اُس کا نام (زندوں سے) مرنے والوں میں علیٰحدہ کیا جاتا ہے''۔

درمنثور میں یہی روایت اِنہی اَلفاظ کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

مشرک اور کینہ پرور:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **يَطْلَعُ اللّٰهُ اِلٰی جَمِيْعِ خَلْقِهٖ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهٖ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٌ** ۴۷

''اللہ (تبارک وتعالیٰ) شعبان (المعظم) کی پندرہویں شب مخلوق کی طرف نزول اَجلال فرماتا ہے مشرک اور کینہ پرور کے علاوہ سب کی بخشش فرمادیتا ہے''۔

کینہ پرور اور خودکشی کرنے والا:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **يَطْلَعُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰی خَلْقِهٖ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِعِبَادِهٖ اِلَّا اثْنَتَيْنِ: مَشَاحِنٍ وَقَاتَلَ نَفْسٍ** ۴۸

---

۴۶ تفسیر قرطبی جلد ۸ جز ۱۶ ص ۸۵، ابن کثیر جلد ۶ ص ۱۲۳، درمنثور جلد ۷ ص ۴۰۱۔ ۴۷ الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۵۹، جلد ۲ ص ۱۱۸، ابن حبان حدیث نمبر ۱۹۸۰، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۳۹۰ (عن ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ)، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۲۰ ص ۱۰۹، مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۶۵، الجامع لشعب الایمان للبیہقی جلد ۷ ص ۴۱۵، حلیۃ الاولیاء جلد ۵ ص ۱۹۱۔۱۹۲۔ ۴۸ الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۱۹، مسند احمد جلد ۲ ص ۱۷۶، مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۶۵۔

''اللہ (تبارک و تعالیٰ) شعبان (المعظم) کی پندرھویں رات مخلوق کی طرف نزولِ اَجلال فرماتا ہے' اپنے بندوں میں سے دو کی بخشش نہیں فرماتا (۱) کینہ پرور اور (۲) خودکشی کرنے والے کی''۔

والدین کا نافرمان اور ذاتی دشمنی رکھنے والا:

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: **فَیَغْفِرُ لِکُلِّ مُؤْمِنٍ اِلَّا الْعَاقُّ وَ الْمُشَاحِنُ** ۴۹ ''یعنی اللہ (سبحانہ و تعالیٰ) ہر مومن کی بخشش فرما دیتا ہے، سوائے والدین کے نافرمان' بے اَدب اور ذاتی دشمنی رکھنے والے کے''۔

مشرک اور بغض رکھنے والا:

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِذَا کَانَتِ النِّصْفُ مِنْ شَعْبَانَ یَنْزِلُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَیَغْفِرُ لِعِبَادِہٖ اِلَّامَنْ کَانَ مُشْرِکٌ وَ مَشَاحِنٌ لِاَ خِیْہٖ** ۵۰

''جب شعبان (المعظم) کی نصف (یعنی پندرھویں) رات ہوتی ہے اللہ (تبارک وتعالیٰ) آسمانِ دُنیا پر نزولِ اَجلال فرماتا ہے۔ پھر اپنے بندوں کی بخشش فرما دیتا ہے۔ سوائے مشرک اور اپنے بھائی سے بغض رکھنے والے کے''۔

حضرت کثیر بن مرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- **فِیْ لَیْلَۃِ نِصْفٍ مِّنْ شَعْبَانَ یَغْفِرُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ لِاَھْلِ الْاَرْضِ اِلَّا مُشْرِکٌ اَوْ مَشَاحِنٌ** ۵۱

''شعبان (المعظم) کی پندرھویں رات اللہ (عزّوجلّ) سوائے مشرک اور کینہ پرور کے تمام اہلِ زمین (مراد اہلِ ایمان) کی بخشش فرما دیتا ہے''۔

---

۴۹ الجامع لشعب الایمان للبیہقی جلد ۷ ص ۴۱۳۔ ۵۰ الجامع لشعب الایمان جلد ۷ ص ۴۱۲۔
۵۱ الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۳۶۱' الجامع لشعب الایمان للبیہقی جلد ۷ ص ۴۱۴۔

حضرت اِمام حافظ نور الدین علی ابن ابی بکر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے ''مجمع الزوائد'' میں ایک باب باندھا ہے۔ جس کا عنوان ہے **(باب ما جاء فی السحنا)** یعنی وہ باب جس میں دشمنی، بغض اور کینہ کے بارے بیان ہے۔ اِس باب میں اُنہوں نے محولہ بالا روایات کے علاوہ حضرت ابو ہریرہ، حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہما سے بھی روایات نقل کی ہیں جن میں مشرک، کینہ پرور، اور بغض رکھنے والے کا ذکر کیا ہے۔ ۵۲

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِذَا کَانَ لَیْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اَطْلَعَ اللّٰهُ اِلٰی خَلْقِهٖ فَیَغْفِرُ الْمُؤْمِنَ وَیُمْهِلِی الْکَافِرِیْنَ ، وَیَدَعُ اَهْلَ الْحِقْدِ بِحِقْدِهِمْ حَتّٰی یَدَعُوْهُ** ۵۳ ''جب شعبان (المعظم) کی پندرہویں رات آتی ہے تو اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) اپنی مخلوق کی طرف نزولِ رحمت فرماتا ہے۔ اور اِیمان والوں کی بخشش فرما دیتا ہے۔ کافروں کو مہلت دیتا ہے اور کینہ پروروں کو چھوڑ دیتا ہے یعنی ڈھیل دیتا ہے، جب تک کہ کینہ ترک نہیں کرتے، کینے سے اِجتناب نہیں کرتے''۔

بدکار اور شرک کرنے والے کے لئے عطا کا دروازہ بند:

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: **اِذَا کَانَ لَیْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ نَادٰی مُنَادٍ : هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرُ لَهٗ ؟ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَاُعْطِیَهٗ یَسْئَالُ اَحَدٌ شَیْاءً اِلَّا اُعْطٰی اِلَّا زَانِیَةٍ بِفَرْجِهَا اَوْ مُشْرِکٍ** ۵۴

''جب شعبان (المعظم) کی پندرہویں رات ہوتی ہے۔ تو ایک منادی ندا کرتا ہے، ہے کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ اُسے بخشا جائے، ہے کوئی سائل ہے کہ

---

۵۲ مجمع الزوائد جلد ۷ ص ۶۵۔ ۵۳ الجامع لشعب الایمان جلد ۷ ص ۴۱۴، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۶۱، مجمع الزوائد جلد ۷ ص ۶۵، درمنثور جلد ۷ ص ۴۰۳۔ ۵۴ الجامع لشعب الایمان جلد ۷ ص ۴۱۸، درمنثور جلد ۷ ص ۴۰۴۔

اُسے عطا فرمایا جائے۔ پس جو سائل کچھ بھی مانگتا ہے اُس کو عطا فرمایا جاتا ہے سوائے زانیہ عورت (اور مرد) اور شرک کرنے والے کے"۔

تمام سال کی تدبیریں:

عَنْ عِكْرَمَةَ (فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ) قَالَ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ فِيْ شَعْبَانَ يُبْرَمُ اَمْرَ السَّنَةِ وَيُنْسَخُ الْاَحْيَآءَ مِنَ الْاَمْوَاتِ وَيُكْتَبُ الْحَاجُّ فَلاَ يَزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُمْ اَحَدًا ۵۵

"حضرت عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے **فِيْهَا كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ** (یعنی اِس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام) کی یہ تفسیر کی ہے کہ یہ وسط شعبان (المعظم) کی رات ہے، ربِّ کائنات تمام سال کے کاموں کی تدبیر فرماتا ہے اور زندہ لوگ مرنے والوں سے علیحدہ کئے جاتے ہیں۔ اور حاجیانِ کعبہ لکھے جاتے ہیں اور اُن میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں ہوتی" (بتایا جارہا ہے کہ اِس بابرکت رات میں وہ ملائکہ جو عالم تکوین میں مختلف فرائض کی انجام دہی کے لئے متعین ہیں سال بھر کے لئے اُن کو اُن کے متعلقہ فرائض کے بارے میں تفصیل سے بتایا جاتا ہے۔ اِس رات میں سال بھر کے رزق، موت و زندگی، عزّت و ذلت' غرض تمام اِنتظامی اُمور لوحِ محفوظ سے فرشتوں کے صحیفوں میں نقل کر کے ہر صحیفہ اُس محکمہ کے فرشتے کو دے دیا جاتا ہے جیسے ملک الموت کو تمام مرنے والوں کی فہرست۔)

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: اِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ دُفِعَ اِلٰى مَلَكِ الْمَوْتِ صَحِيْفَةٌ فَيُقَالُ اَقْبِضْ مَنْ فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ فَاِنْ دُفِعَ اِلٰى مَلَكِ الْمَوْتِ صَحِيْفَةٌ فَيُقَالُ اَقْبِضْ مَنْ فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ فَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَفْرِشُ الْفِرَاشَ وَيَنْكِحُ الْاَزْوَاجَ وَيَبْنِى الْبُنْيَانَ وَاِنَّ اسْمَهُ قَدْ نُسِخَ فِي الْمَوْتٰى ۵۶

---

۵۵ درمنثور جلد ۷ ص ۴۰۹' تفسیر مظہری جلد ۸ ص ۳۶۸' تفسیر قرطبی جلد ۸ جز ۱۶ ص ۸۵۔
۵۶ درمنثور جلد ۷ ص ۴۰۲۔

''حضرت عطا بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جب شعبان (المعظم) کی پندرہویں رات ہوتی ہے، ملک الموت کو ایک صحیفہ دیا جاتا ہے جس میں یہ بتایا گیا ہوتا ہے کہ کس نے فوت ہونا ہے، کون بندہ صاحب فراش ہوگا، کون نکاح کرے گا؟ اور کون مکان بنا رہا ہوگا اور اُس کا نام زندوں کی فہرست سے نکال کر مرنے والوں کی فہرست میں لکھ دیا جاتا ہے۔

حضرت عطا بن یسار رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے، فرماتے ہیں:-

یُعْرَضُ عَمَلُ السَّنَةِ فِیْ لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَخْرُجُ الرَّجُلُ مُسَافِرًا وَقَدْ نَسِخَ مِنَ الْاَحْیَآءِ اِلَی الْاَمْوَاتِ ۵۷

''ماہِ شعبان (المعظم) کے وسط کی رات میں ایک سال کے اَعمال بندوں کے پروردگار جل جلالہ کی درگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں اور جو لوگ سفر کی حالت میں مریں گے یا بعد نکاح کرنے کے فوت ہوں گے اُن کے نام لکھے جاتے ہیں''۔

قیامِ شبِ براَت اور روزہ:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِذَا کَانَتْ لَیْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَیْلَهَا وَصُوْمُوْا یَوْمَهَا فَاِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی یَنْزِلُ فِیْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ: اَلَا مَنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرُلَهٗ اَلَا مِنْ مُسْتَرْزِقٍ فَاَرْزُقُهٗ اَلَا مَنْ مُبْتَلٍ فَاُعَافِیْهِ اَلَا کَذَا اَلَا کَذَا حَتّٰی یَطْلُعَ الْفَجْرُ** ۵۸ ''جب شعبان (المعظم) کے مہینے کی پندرہویں شب ہو تو اُس رات کو قیام کرو، عبادت کرو اور اُس کے دِن میں روزہ رکھو اِس لئے کہ اِس رات اللہ جل شانہ غروبِ آفتاب سے آسمانِ دُنیا پر نزولِ اَجلال فرماتا ہے اور فرماتا ہے کوئی

۵۷ غنیۃ الطالبین ص ۳۶۳۔ ۵۸ ابن ماجہ ص ۱۰۰ حدیث نمبر ۱۳۸۸، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۱۹، نسائی جلد ۲ ص ۳۲۱ مختصراً، کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۲۹۶، درمنثور جلد ۷ ص ۴۰۲ (طبع جدید دارالفکر)، الجامع لشعب الایمان للبیہقی جلد ۷ ص ۴۰۸، قرطبی جلد ۸ جز ۱۶ ص ۸۵۔

ہے جو بخشش چاہتا ہو تو میں اُسے بخش دوں، کوئی ہے جو رزق چاہنے والا ہو تو میں اُسے روزی عطا فرماؤں اور کوئی مرض میں مبتلا ہے کہ شفاء چاہے تو میں اُس کو تندرست فرماؤں کوئی ایسا ہے، کوئی ایسا ہے یہی فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ طلوعِ فجر ہو جاتی ہے''۔

ابن تیمیہ صاحب کے مقلدین اہلِ حدیث حضرات جو اپنے آپ کو غیر مقلدین کہتے ہیں اُن کے رسالہ ہفت روزہ ''الاعتصام'' میں مشکوٰۃ جلد ا ص ۱۷۸ کے حوالہ سے اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیان کردہ حدیثِ پاک (متفق علیہ) سرورق پر چھپی ہے۔

''کہ رسول اللہ ﷺ شعبان (المعظم) کے مہینے میں سب سے زیادہ (نفلی) روزے رکھتے تھے۔ بسا اَوقات شعبان (المعظم) کا پورا مہینہ ہی روزے سے گزارتے اور کبھی اُس کے بیشتر ایّام کا روزہ رکھتے۔ اِس حدیث سے واضح ہے کہ ماہِ شعبان میں زیادہ سے زیادہ نفلی روزے رکھنا پسندیدہ فعل ہے''۔

بمطابق تحریر ۵۹ تحریر ''الاعتصام'' شعبان کی پندرہویں رات کی فضیلت میں متعدد اَحادیثِ مبارکہ وارد ہیں لیکن سنداً یہ سب روایات ضعیف ہیں۔ تاہم چونکہ متعدد اور بکثرت طریقہ سے یہ روایات مروی ہیں۔ اِس لئے محدثین کی ایک جماعت اِس بات کی قائل ہے کہ اِس رات کی کوئی اَصل ضرور ہے اِس لئے اِس رات میں نفل وغیرہ کا اِہتمام کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

''اَلبتہ پندرہ شعبان کے روزے کی بابت ایک روایت سنن ابن ماجہ ۶۰ میں ہے جو بالکل کمزور اور نا قابلِ حجت ہے۔ اِس لئے پندرہ شعبان کا روزہ رکھنا صحیح نہیں۔ اَلبتہ نفلی روزے اِس مہینے میں جتنے چاہے کوئی رکھ لے وہ پسندیدہ فعل ہے''۔ ۶۱

عجیب منطق ہے کہ ''اَلبتہ نفلی روزے اِس مہینے میں جتنے چاہے کوئی رکھ لے

---

۵۹ الاعتصام کے سرورق کی من وعن عبارت۔ ۶۰ الاعتصام ص ۶ من وعن، سنن ابن ماجہ عن (حضرت علی رضی اللہ عنہ)۔ ۶۱ ۲۷ جون ۱۹۸۰ء بمطابق ۱۳ شعبان المعظم ۱۴۰۰ء شمارہ نمبر ۴۸ جلد نمبر ۳۱ ص ۲۔

وہ پسندیدہ فعل ہے''۔ تو پندرہ شعبان کا روزہ بھی تو نفلی ہے۔ کون اِسے واجب یا فرض کہتا ہے؟ اُوپر خود تسلیم کیا ہے ''اِس رات میں نفلی عبادت وغیرہ کا اِہتمام کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔'' روزہ بھی رات کے حصّہ میں رکھا جاتا ہے اگرچہ دن کے اَوقات میں نبھایا جاتا ہے لیکن یہ کہاں لکھا ہے کہ نفلی عبادت رات کو پسندیدہ عمل ہوتی ہے اور صبح کو ناپسندیدہ۔ کیا کسی حدیث پاک میں اَیسا لکھا ہے۔ یقیناً عمریں ختم ہو جائیں گی زندگیاں نابود ہو جائیں گی۔ مگر اَحادیثِ مبارکہ سے اہلِ حدیث ابن تیمیہ صاحب کے مقلدین' ''عمل بالحدیث'' کا دعویٰ رکھنے والوں کو اَیسی حدیث نہیں مل سکے گی۔

مزید ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور میں درسِ حدیث (ص۔ی) میں تحریر ہے:-

''شعبان وہ مبارک مہینہ ہے جس میں نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ بکثرت روزے رکھا کرتے تھے بلکہ رمضان کے علاوہ یہی ایک مہینہ اَیسا ہے جس میں آپ ﷺ تقریباً پورے مہینے کے نفلی روزے رکھتے۔ اِس کی وجہ نبی (ﷺ) نے یہ بتلائی کہ شعبان میں لوگوں کے عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں۔ میں بھی چاہتا ہوں کہ جب میرے عمل بارگاہِ الٰہی میں پیش ہوں تو میں روزہ سے ہوں''۔ ۶۲

''تو گویا شعبان کا مہینہ اِس لحاظ سے دیگر مہینوں سے ممتاز ہے کہ اِس مہینے میں کثرت سے نفلی روزے اور دیگر نفلی عبادات مسنون و مستحب ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں آتا ہے کہ وہ شعبان کا چاند دیکھتے ہی قرآن مجید پر خاص توجہ دیتے، بکثرت تلاوت کرتے اور غرباء و مساکین میں زکوٰۃ تقسیم کرتے تاکہ وہ بھی رمضان المبارک کے لئے اپنا خرچ خوراک اِطمینان سے فراہم کر لیں''۔ ۶۳

اِسی شمارہ کے صفحہ نمبر ۲ پر پھر تحریر کیا ہے کہ اِس رات کے متعلق جتنی بھی روایات آتی ہیں جن میں سے بعض اُوپر ذکر کی گئی ہیں۔ گو اِن سب میں ضعف ہے لیکن اکثر علماء

---

۶۲ سنن نسائی بحوالہ ترغیب جلد ۲ ص ۱۱۲۔ ۶۳ لطائف المعارف فیما ثبت المواسم العام من الوضائف للحافظ ص ۱۴۱ (من وعن) 'الاعتصام شمارہ ۲۷ جون ۱۹۸۰ء ص ۸۔

اِس بات کے قائل ہیں کہ یہ روایات مختلف طریقہ سے مروی ہیں۔ اِس لئے اِن کی کچھ نہ کچھ اَصل ضرور ہے اور کثرتِ طریقہ کی وجہ سے یہ روایات حسن یا صحیح لغیرہٖ کے درجے تک پہنچ جاتی ہیں۔ اِسی بنا پر وہ کہتے ہیں کہ یہ رات حسبِ ہمت وتوفیق ذکر وعبادت اور نوافل وتلاوت میں گزارنی چاہیے۔'' تاہم صدقات وخیرات کا کوئی ثبوت نہیں''۔

اللہ اکبر! حافظہ کتنا کمزور ہے، پہلے یہ لکھ چکے ہیں'' صحابہ غرباء ومساکین پر زکوٰۃ تقسیم کرتے تاکہ وہ بھی رمضان المبارک کے لئے اپنا خرچ خوراک اِطمینان سے فراہم کرلیں''۔

آگے لکھا ہے'' پندرہ شعبان کا روزہ بھی ثابت نہیں''۔ البتہ ایام بیض (یعنی ۱۳،۱۴،۱۵) شعبان المعظم کے روزے رکھے جاسکتے ہیں۔ کیونکہ حدیث صحیح سے ہر مہینے کی اِن تین تاریخوں میں روزہ رکھنا ثابت ہے۔ اِس میں شعبان کی کوئی تخصیص نہیں۔ ہر مہینے کے اَیّامِ بیض میں (بشمول ماہِ شعبان) تین روزے رکھے جاسکتے ہیں اور رکھنے چاہئیں''۔

عجیب بات ہے' عقل جواب دے رہی ہے کہ روزہ ثابت نہیں، روزہ رکھنا چاہیے۔ اگر ایک حدیث میں ضعف ہے تو دوسری تو صحیح ہے۔ اَیّامِ بیض میں ۱۵ شعبان المعظم بھی آجاتی ہے۔ یا کہیں اَیسا بھی ثابت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثناء ۱۵ شعبان المعظم کو روزہ نہیں رکھتے تھے۔ جب ۱۵ شعبان المعظم کے روزے کی ممانعت نہیں اور شریعت کی طرف سے بھی ممانعت نہیں تو ابنِ تیمیہ صاحب کے مقلدین حضرات کا شور فضول اور بے کار ہے۔

پندرہویں شب میں پڑھی جانے والی نماز اور صبح کا روزہ:

حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں:۔

رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ قَامَ، فَصَلّٰی اَرْبَعَ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ الْفَرَاغِ ، فَقَرَاَ بِاُمِّ الْقُرْآنِ اَرْبَعَ عَشَرَۃَ مَرَّۃً وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَرْبَعَ عَشَرَۃَ مَرَّۃً وَقُلْ اَعُوْذُ

بِرَبِّ الْفَلَقِ اَرْبَعَ عَشَرَةَ مَرَّةً وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اَرْبَعَ عَشَرَةَ مَرَّةً وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ مَرَّةً (لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفُ الرَّحِيْمُ o (التوبة:۱۲۸) مَرَّةً فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ سَاَلْتُهٗ عَمَّا رَاَيْتُ مِنْ صَنِيْعِهٖ؟ قَالَ: "مَنْ صَنَعَ مِثْلَ الَّذِیْ وَرَاَيْتَ كَانَ لَهٗ ثَوَابُ عِشْرِيْنَ حَجَّةً مَبْرُوْرَةً وَصِيَامَ عِشْرِيْنَ سَنَةً مَقْبُوْلَةً ، فَاِذَا اَصْبَحَ فِیْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ صَائِمًا كَانَ لَهٗ كَصِيَامِ سَنَتَيْنِ، سَنَةٌ مَّاضِيَةٍ وَسَنَةً مُّسْتَقْبِلَةٌ [۶۴]

"میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ شعبان المعظم کی پندرہویں شب کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے چودہ رکعتیں نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو کر بیٹھے پھر آپ ﷺ نے ۱۴ بار سورۃ الفاتحہ، ۱۴ بار سورۃ الاخلاص، ۱۴ بار سورۃ الفلق، ۱۴ مرتبہ سورۃ الناس اور ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھی اور ایک مرتبہ **لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ** (التوبہ: ۱۲۸) کی تلاوت فرمائی۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) اُس شخص کے لئے کیا حکم ہے جو اِس طرح نماز ادا کرے؟ تو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا، جو اِس طرح نماز پڑھے جیسے تو نے مجھے دیکھا ہے تو اِس کے لئے بیس حجِ مبرور اور بیس سال کے روزوں کا ثواب ہے اور اگر اِس رات کے بعد دن میں روزہ رکھے تو دو سال کے روزوں کا اُس کے لئے ثواب ہے۔ ایک سال ماضی کا اور ایک سال مستقبل کا۔

صلاۃ الخیر

شعبان المعظم کی پندرہویں رات ایک نماز پڑھی جاتی ہے۔ اِس کو صلاۃ

---

[۶۴] درمنثور جلد ۷ ص ۴۰۴ (طبع جدید)، الجامع لشعب الایمان للبیہقی جلد ۷ ص ۴۲۴، کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۲۹۳۔

الخیر'' یا نمازِ خیر'' کہتے ہیں۔ اِس کی سو رکعتیں ہیں جن میں ہزار مرتبہ سورۃ الاخلاص شریف پڑھی جاتی ہے بایں اَنداز کہ ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ شریف کے بعد 10 مرتبہ سورۃ الاخلاص شریف ، یہ نماز دو دو رکعت کر کے پڑھی جاتی ہے۔ چار چار رکعت کر کے بھی پڑھی جا سکتی ہے۔ مگر چار رکعت کی صورت میں یہ بات یاد رکھیں کہ جب دو رکعت پڑھ کر بیٹھیں تو التحیات پڑھنے کے بعد دُرود شریف اور دُعا بھی پڑھیں اور جب تیسری رکعت شروع کریں تو پہلی رکعت کی طرح اِس میں بھی ثناء پڑھیں لیکن **اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ** نہ پڑھیں۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

حَدَّثَنِیْ ثَلَاثُوْنَ فِیْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ مَنْ صَلّٰی هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فِیْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ نَظَرَ اللّٰهُ اِلَيْهِ سَبْعِيْنَ نَظْرَةً وَقَضٰی لَهٗ بِكُلِّ نَظْرَةٍ سَبْعِيْنَ حَاجَةً اَدْنَا هَا الْمَغْفِرَةُ ۶۵

''مجھے تیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اِس نماز کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص اِس رات اِس نماز کو ادا کرے گا، اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس کی طرف ۷۰ بار نگاہِ کرم فرمائے گا اور ہر نگاہِ کرم کی برکت سے نماز پڑھنے والے کی ستر حاجتیں پوری فرمائے گا۔ اُن حاجتوں میں سے ایک حاجت اُس کی بخشش ہے''۔

نمازِ تسبیح

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:- ''اے عباس' اے چچا (رضی اللہ عنہ) کیا میں تمہیں کچھ نہ دوں' کچھ عطا نہ کروں' کچھ نہ بتاؤں۔ کیا تمہارے ساتھ دس بھلائیاں نہ کروں؟ جب تم وہ کر لو تو اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہُ الکریم

---

۶۵ غنیۃ الطالبین مترجم ص ۳۶۶' باب صلوٰۃ الخیر فی لیلۃ النصف فی شعبان۔ ۶۶ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۳۸۷' ابوداؤد حدیث نمبر ۱۲۹۷' الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۳۶۷۔

تمہارے اَگلے، پچھلے، نئے پرانے، دانستہ یا نادانستہ، چھوٹے، بڑے، چھپے اور کھلے گناہ معاف فرمادے فرمایا: تم چار رکعتیں پڑھو"۔ ۶۶

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے، حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ سے نماز تسبیح کا طریقہ نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں، تکبیر اولیٰ کے بعد ثناء پڑھی جائے اور ثناء کے بعد پندرہ مرتبہ **سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ** پڑھ کر تعوذ اور تسمیہ پڑھا جائے پھر سورۃ الفاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر دس بار تسبیح مذکورہ پڑھی جائے پھر رکوع میں **سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم** ط کے بعد دس بار تسبیح پڑھی جائے پھر **سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ** ط اور **رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ** ط کہنے کے بعد قومہ میں دس بار تسبیح پڑھی جائے۔ پہلے سجدے میں **سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی** ط پڑھنے کے بعد دس بار تسبیح پڑھی جائے پھر پہلے سجدہ سے سر اُٹھانے کے بعد جلسہ میں دس بار تسبیح پڑھی جائے پھر دوسرے سجدہ میں دس بار تسبیح پڑھی جائے۔ اِس طرح یہ ۷۵ مرتبہ ہوا۔

<u>**مسئلہ**</u> : اگر سجدہ سہو واجب ہو تو جب دو سجدے کریں تو اِن دونوں سجدوں میں تسبیحات نہ پڑھے۔ قومہ کی تسبیح سجدہ میں کہے اور رکوع میں بھولا تو اُسے بھی سجدہ ہی میں کہے نہ کہ قومہ میں کہ قومہ کی مقدار تھوڑی ہوتی ہے۔ اور پہلے سجدہ میں بھولا تو دوسرے میں کہے جلسہ میں نہیں۔ (ردالمختار)

<u>**مسئلہ**</u> : تسبیح اُنگلیوں میں نہ گنے بلکہ ہو سکے تو دل میں شمار کرے ورنہ اُنگلیاں دبا کر۔

<u>**مسئلہ**</u> : ہر وقتِ غیر مکروہ میں یہ نماز پڑھ سکتے ہیں۔ (عالمگیری۔ ردالمختار)

☆☆☆

☆☆

☆

آتش بازی

اکثر شہروں میں لوگوں نے رواج دے رکھا ہے کہ فخر کے ساتھ آتش بازی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اِس کی کتبِ صحیحہ معتبرہ میں کوئی اَصل نہیں۔ بلکہ غیر معتبر کتابوں میں بھی ذکر تک نہیں اور نہ ہی کسی موضوع اور ضعیف حدیث شریف میں اِس کا ذکر ہے۔ آتش بازی میں سراسر اضاعتِ مال ہے اور اِس میں نیّت بخیر کا گزر ہوسکتا ہی نہیں۔

جبکہ دوسری طرف مسلمان متبرک راتوں میں روشنی کی کثرت' چراغاں وغیرہ بغرضِ زینت و زیبائش اور تحدیثِ نعمت کے لئے کرتے ہیں۔ متبرک راتوں، بزرگانِ دین کے اعراس، عید میلاد النبی ﷺ میں چراغاں کرنا جائز ہے۔ نمازِ تراویح میں ختم قرآنِ مجید کے موقع پر زیادہ روشنی تو خود حدیث شریف میں فعل امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظم اور مسرت امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ حیدرِ کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ظاہر ہے۔

گھر میں داخل ہونے کا طریقہ اور خوش حالی کا نسخہ

امیری، غریبی، مالی تنگ دستی اور خوش حالی کا نظام ربِ کائنات کی مشیت پر ہے۔ مالی تنگ دستی نمازی اور بے نمازی کو دیکھ کر نہیں آتی۔ بڑے بڑے متقی اور پرہیز گار لوگ بھی معاشی تنگی کی آزمائش میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی آزمائشوں اور اِمتحانات کی منزلیں طے کرتے تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہر مسلمان مرد وعورت کو معاشی تنگی اور دیگر آزمائشوں سے کامیابی کی نعمت کے ساتھ ہمکنار فرمائے اور اپنے محبوب کریم ﷺ کے صدقے ذلت والی محتاجیوں اور پریشانیوں سے محفوظ فرمائے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک شخص نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا' اُس نے غربت اور معاشی تنگی کی شکایت کی تو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اُسے فرمایا: (۱) ''جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو کہو: (۱) اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ خواہ گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو''۔ (۲) ''پھر مجھ پر سلام پڑھو یعنی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ کہو اور (۳) ''ایک مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ پڑھو''۔

اُس شخص نے اَیسا ہی کیا (یعنی اُس نے اَپنا معمول بنالیا۔ جب بھی اپنے گھر میں داخل ہوتا' دایاں قدم اَندر رکھتے ہی رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے اِرشادِ مقدس کے مطابق عمل کرتا) تو اللہ تبارک وتعالیٰ جلَّ مجدہٗ الکریم نے اُس پر دولت کی ریل پیل کردی۔ یہاں تک کہ وہ اپنے ہمسایوں اور قرابت داروں کو بھی دینے لگا۔

تفسیر قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۲۵۰' تفسیر کبیر جلد ۱۶ جز ۳۲ ص ۴۷۱۔ کشف الاسرار جلد ۱۰ ص ۶۶۱' جلاءُ الافہام عربی ص ۲۵۵ چھاپہ بیروت۔

پہاڑوں کے برابر قرض سے نجات کا وظیفہ

ایک جمعۃ المبارک کے دن حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ''اے معاذ کیا وجہ ہے میں نے تمہیں نماز جمعۃ المبارک میں نہیں دیکھا؟ عرض کیا (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) میں نے ایک یہودی کا ایک اُوقیہ سونا قرض دینا تھا میں آپ ﷺ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہونے کے لئے نکلا تو یہودی نے مجھے روک لیا۔ رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں وہ دُعائیہ کلمات نہ سکھاؤں کہ تو اُن کلمات سے دُعا کرے تو اگر صبیر پہاڑ جتنا بھی تم پر قرض ہوا تو اللہ (عزوجل) تمہاری طرف سے ادا فرمادے گا۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پڑھو:

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِیَدِکَ الْخَیْرُ ط اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَتُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ ز وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ○ (آل عمران ۲۶-۲۷)

اِن کے ساتھ یہ کلمات پڑھو: رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا تُعْطِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْھُمَا وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَآءُ مِنْھُمَا ارْحَمْنِیْ رَحْمَۃً تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَّحْمَۃِ مَّمَّنْ سِوَاکَ اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ وَاقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَتَوَفَّنِیْ فِیْ عِبَادَتِکَ وَجِھَادًا فِیْ سَبِیْلِکَ (ترجمہ) ''آپ (ﷺ) فرمائیں! اے میرے اللہ (جل جلالک) اے ملکوں کے مالک تو جسے چاہے بادشاہی عطا فرمادے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور تو جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت عطا فرمائے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ہی رات کو دن میں داخل فرمادیتا ہے اور دن کو رات میں داخل فرمادیتا ہے تو ہی بے جان سے جاندار پیدا فرماتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا فرماتا ہے اور تو ہی جسے چاہتا ہے بے گنتی رزق عطا فرماتا ہے۔ اے دُنیا اور آخرت کے رحمان ورحیم اُن میں سے جو جسے تو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اُن میں سے جس سے جو چاہتا ہے روک لیتا ہے۔ مجھ پر ایسی رحمت فرما جو مجھے دوسروں سے غنی کردے۔ مجھے فقر سے غنی کردے میری طرف سے قرض ادا فرمادے مجھے اپنی عبادت میں مصروف فرمادے اور اپنی راہ میں جہاد کی حالت میں موت عطا فرما''۔

(ہر نماز کے بعد پانچ (۵) بار پڑھیں۔ اوّل آخر تین تین بار درود شریف ضروری پڑھیں)

(درمنثور جلد ۲ ص ۱۷۲، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص نمبر ۶۱۵، مجمع الزوائد میں دعا من سواک تک ہے جلد ۱۰ ص ۱۸۶)